مطلع الانوار بجواب اشتہار نور الابصار

کاشف الاسرار

(مناظرہ - اردو)

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ یہ تازہ رسالہ

مطلع الانوار

بجواب

اشتہار نور الابصار

مصنفہ جناب سید موسیٰ رضا صاحب زائر مختار و رئیس

سکریٹری انجمن معین المومنین - اٹاوہ

مطبع اصلاح کھجوہ ضلع سارن سے شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین ۰ اما بعد برادران مومنین پر پوشیدہ نہ ہے کہ اٹاوہ مین جناب حافظ مولوی سید کفایت حسین صاحب ممتاز الافاضل حسب خواہش شیعان اٹاوہ تشریف لائے اور بتاریخ ۲۰ جنوری سنہ ۲۲ء بمقام امام باڑہ محسن الملک بوقت شب وعظ فرمانے تشریف لیگئے۔ قبل وعظ یہ ظاہر کردیا گیا تھا کہ مولوی صاحب شیعہ حافظ ہین اگر کسی صاحب کو شبہ ہو تو وہ امتحان کر سکتے ہین۔ بعد ختم وعظ حافظ علی حسن خانصاحب و حافظ فیض محمد صاحب و دیگر حافظ فضل الرحمان صاحب نے شبہ ظاہر فرمایا تو مولوی سید کفایت حسین صاحب نے پورا قران پاک سنانے کا وعدہ فرمایا اور کہا کہ دس دس پارے روز سنا کر تین روز مین قران مجید ختم کر دونگا۔ ۲۹ جنوری سنہ ۲۲ء کو تحریری اطلاع عام کی نقلین جابجا چسپان کیگئین جسکی نقل بجنسہ یہ ہے۔

اطلاع عام حضرات اہل سنن و حافظان کلام الٰہی خوش ہون کہ انکی ضیافت طبع کے لئے شیعہ صاحبان نے باہر سے کسی اپنے مولوی کو بلایا ہے جو حافظ سے جاتے ہین انکی وجہ یہ سنی جارہی ہے کہ وہ سنی حفاظ کے مقابلہ مین قران پاک سنا کر وہیں قطعی مبلغ کرینگے کہ ضرور اہل تشیع مین قرآن کا حافظ ہوتا ہے اور سنیونکا

عقیدہ غلط ہے تعجب ہے کہ شیعہ اور حافظ قرآن دنیا مین کہین سنا نہین گیا کہ اہل تشیع
مین حافظ ہوا ہو۔ آج حضرات سینون کو اور حافظان کلام الٰہی کو مژدہ ہو کہ اونکی خاطر
اور خواہش کے موافق حافظ شیعہ صاحب پورا قرآن سنانے کو تیار ہین۔ لہذا ہم
چار چھ حافظون نے اون حافظ صاحب سے قرآن پاک کا امتحان لینے کو بعد مغرب
وقت مقرر کیا ہے۔ دیگر محافل و مجالس کیطرح دیر نہ کی جائیگی فورًا وقت پر
کام شروع ہو جائیگا حضرات اہلسنت والجماعت اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے
دین اور بالضرور بمقام امام باڑہ محسن الملک مرحوم تشریف لاکر حظ اوٹھائین۔ فقط مورخہ
جنوری ۲۲ء المکلف۔ خادم القوم محمد فضل الرحمان عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ درجہ حفظ قرآن اٹاوہ
چنانچہ بتاریخ ۲۹ جنوری ۲۲ء بوقت پونے آٹھ بجے شب حافظ سید کفایت حسین
صاحب بہمراہی سکریٹری انجمن معین المومنین اٹاوہ امام باڑہ مین تشریف لیگئے
بحمد اللہ مجمع کثیر تھا۔ مجمع حفاظ نے ایک تحریر سکریٹری انجمن کو دکھلائی جسمین کچھ
چند امور ذیل دریافت طلب تحریر تھے۔ جسکو سکریٹری نے مجمع عام مین باواز
بلند ظاہر کیا۔

(۱) اس مجمع شیعہ و سنی مین مولوی صاحب بحلف ظاہر کر دین کہ وہ شیعہ ہین....
اسکا جواب سکریٹری انجمن نے مجمع حفاظ کو یہ دیا تھا کہ آپ لوگ اپنے دل مضبوط
کرلین حافظ صاحب اپنے شیعہ ہونیکا ثبوت دینے کو تیار ہین۔

(۲) اپنا نام و سکونت بتلا دین۔

(۳) کون کونسے امتحانات پاس کئے ہین۔

(۴) کن کن حفاظ سے قرآن مجید پڑھا ہے۔

پھر حافظ سید کفایت حسین نے مجمع عام مین قرآن شریف ہاتھ مین لیکر جوابات ذیل دیئے
(۱) مین خدا کو حاضر و ناظر جانکر ایمان سے ظاہر کرتا ہون کہ مین شیعہ ہون اور بحلفہ
کہتا ہون اور مذہب اثنا عشری کے سوا دیگر مذاہب کو باطل سمجھتا ہون درحقیقت
شیعہ ہی وہ فرقہ ہے جو ناجی ہے اسی طرح آپ سب حضرات کا عقیدہ اپنے

اپنے مذہب کے حق ہونیکا ہونا چاہیئے۔

(۲) میرا مکان قصبہ شکارپور ضلع بلند شہر مین ہے اور مین آبائی حیثیت سے شیعہ ہون

(۳) بعد حفظ قرآن لکھنؤ مدرسہ ناظمیہ گیا جسکو گیارہ برس ہو چکے ہین اس زمانہ مین مولوی فاضل منشی فاضل ملا فاضل و ممتاز الافاضل کے اسناد حاصل کئے

(۴) چند پارے حافظ مہدی حسن صاحب ساکن پانی پت اور بقیہ جناب حافظ غلام حسین صاحب سے یاد کئے اسکے بعد جناب مولوی حافظ فیاض حسین صاحب مدرس مدرسہ منصبیہ میرٹھ کو تمام قران سنایا۔

اسکے بعد حافظ صاحب چوکی پر بیٹھ گئے اور سوا آٹھ بجے سے آغاز تلاوت کرکے ساڑھے دس بجے تک سوا دس پارے ختم کئے دوسرے روز بتاریخ ۳۰ جنوری ۲۲ء بوقت شب سات بجکے تیئیس منٹ پر حافظ صاحب ہو چکے تھے اور مجمع اہل تسنن سے مولوی محمد فضل الرحمان صاحب کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ ابتک واقعات غلط فہمی پر مبنی تھے۔ نہایت خوشی کی بات ہے کہ آپکے فرقہ (شیعہ) کو حفظ قرآن کا شوق ہوا مگر تعداد اسقدر کم ہے کہ نہونے کے برابر ہے جسکا اعتراف کیا گیا حافظ محمد فضل الرحمان صاحب نے صفائی کے ساتھ پہلے روز کے خیالات صاف فرمائے ادھر سکریٹری نے جواب دیا اور دونون گروہ صاف دل ہو گئے۔

آٹھ بجے سے سوا دس بجے تک دس پارے ختم ہوئے۔ ۳۱ جنوری ۲۲ء جانبین خوش دلی سے شریک رہے اور آٹھ بجے شب سے سوا دس بجے تک بخیر و خوبی قرآن مجید ختم ہوگیا۔ مجمع عام مین نعرے درود و صلوٰۃ کے بلند ہوئے۔ پھر ایک نظم فضائل قرآن مجید مین سید مہربان حسین صاحب مہر رضوی شکوہ آبادی نے سنائی اسکے بعد مجمع حفاظ نے حافظ سید کفایت حسین صاحب سے مصافحہ او معانقہ کیا اور یہ مجمع بظاہر بہت صاف دل اور خوش دلی سے برخاست ہوا۔ مجمع حفاظ نے حافظ کفایت حسین صاحب کو حسب وعدہ تحریری سند عطا کی جسکی نقل یہ ہے۔ ۔۔۔ مین نے اور چند حفاظ نے حافظ کفایت حسین صاحب سے پورا قرآن پاک تین یوم مین سنا الحمد للہ بہت

محمد فضل الرحمان مخموری قدر کرتے ہین حافظ صاحب کی ہم اچھا یاد ہے اور یادداشت
حافظ احسان الٰہی۔ حافظ نور الحسن۔ حافظ محمد شریف۔ حافظ فیض محمد ۲ ر
جمادی الاول سنہ ۱۳۴۰ھ حافظ علی حسن خانصاحب پورے دور ورز شریک ہوکر
کسی خیال سے اونتیسوین پارہ پر تیسرے روز اٹھکر چلے گئے اور ایسے گئے کہ پھر
واپس نہ آئے۔ یکم فروری سنہ ۲۲ء کی شام کو ایک اشتہار نور الابصار بوعدہ
انعام پندرہ روپیہ سکہ قیصر ہنداس اتفاق صلح کے توڑ دینکی غرض سے منجانب مولوی
سید صادق حسین صاحب احمدی مختار اٹاوہ تقسیم کیا اوس اشتہار کی نقل یہ ہے۔

(نقل اشتہار نور الابصار)

معزز ناظرین مسلمانون کا یہ دعویٰ اور لاریب فیہ دعویٰ ہے کہ قرآن کریم خدائے حکیم وعلیم کا پاک اور مقدس کلام ہے اور جسطرح ورک آف گاڈ یعنی فعل الٰہی کے عجائبات کبھی کبھی ختم نہین ہو سکتے بلکہ اپنے وقت پر تازہ بتازہ کھلتے رہتے ہین اسی طرح ورڈ آف گاڈ یعنی کلام الٰہی کے عجائبات بھی کبھی ختم نہین ہو سکتے بلکہ اپنے وقت پر تازہ بہار دکھلایا کرتے ہین۔ اس دعویٰ کی تائید مین صدہا دلائل موجود ہین ان مین سے ایک زبردست اور روشن دلیل وہ ہے جو پارہ ۲۹ سورۃ النور مین بیان کی گئی ہے۔ سیدنا ومولانا شفیع المذنبین خاتم النبیین امام الانبیا وسردار اصفیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب خدا کی طرف سے رسالت پر مامور ہوکر تبلیغ اسلام مین مصروف ہوئے تو کفار عرب تکذیب واستہزا شرارت وایذا کا ہر ممکن پارٹ دکھلاتے اور اپنی کوربا طنی سے محض اسباب ظاہری پر نظر ڈالکر یہ شور مچانے لگے کہ ہمارے دیوتا دن ہی کی فتح ہوگی و باقی اسلام اہل اسلام کا بہت جلد نام ونشان مٹ جاییگا۔ اور یہ نئی عمارت جڑ سے اوکھڑ کر گر جاییگی مگر خداوند قدیر وعلیم وخبیر نے ایک طرف تو آیہ کریمہ "انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً" مین اشارہ

فرمایا کہ آنحضرت مثل موسیٰ ہین پس جیسے موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ مین۔
فرعون معہ لشکر تباہ و ہلاک ہوا ویسے ہی کفار کا سردار ابوجہل معہ لشکر تباہ
و ہلاک ہوگا اور دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین
کو یہ بشارت دی وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنهم
فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضیٰ
لهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم اٰمنا ط یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ط
ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک هم الفاسقون ط۔ یعنی اللہ نے وعدہ کیا اون
لوگون سے جو ایمان لائے ہین تم مین سے اور جنھون نے عمل صالح
کئے ہین البتہ ضرور ضرور اون کو ملک مین خلیفہ بنائیگا۔ اوسی طرح جس
طرح ان مومنین سے پہلے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متبعین کو خلیفہ بنایا
ان موعود خلیفون کے ذریعہ سے وہ اسلام اپنے پسندیدہ دین کو دنیا مین۔
خوب مستحکم طور پر جما دیگا۔ اور ان خلیفون کو دشمنان اسلام سے جو خوف
لاحق ہوگا اوس خوف کو امن کیساتھ بدل دیگا ایسا امن کہ وہ چین سے میری
عبادت کرینگے اور کسیکے زیر بار احسان ہونے کی وجہ سے شرک سے مجتنب رہینگے
پھر اس تجب کا جو لوگ کفر و انکار کرینگے تو وہ فاسق ہین چنانچہ یہ الٰہی
وعدے حضرات خلفائے ثلٰثہ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے
وجود مین نمایان طور پر پورے ہوئے۔ اور خلافت راشدہ متصلہ کا
دور ختم ہونے پر یہ پیشگوئی خلافت منفصلہ یعنی مجددین کے رنگ مین
اپنا جلوہ دکھلانے لگی اور ہمارے زمانہ مین آفتاب عالمتاب کی طرح دنیا
پر چمکی۔ سبحان اللہ کیا زبردست پیشین گوئی ہے کہ تاریخی واقعات پر نظر ڈالکر
ایک دہریہ اور منشر ملیل بھی اسکی صداقت سے الصافاً انکار نہین کرسکتا
افسوس اون نام کے مسلمانون پر جو اسلام کی سچائی کی اس واضح اور بین
اور قوی اور روشن دلیل پر بیجا توہمات و تخیلات کا پردہ ڈالکر الٰہی نور کو

بجھانا اور دنیا میں ظلمت پھیلانا چاہتے ہیں۔

سنو چونکہ اس وعدہ خلافت راشدہ کے اولین مخاطب اصحاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اسلئے ضرور ہے کہ خلافت موجودہ کی ابتدا اصحاب کرام سے اور زبان عرب کے قاعدہ جمع کے لحاظ سے اصحاب رسول اللہ تین کم سے کم تین اصحاب کے وجود میں اس خلافت موعود کا وعدہ پورا ہو ورنہ لفظ امنو منکم مندرجہ زیر بحث محض فضول اور بیکار قرار پاتا ہے اور خدا کی پیشین گوئی جھوٹی ٹھہرتی ہے اور وعدہ الٰہی میں تخلف لازم آتا ہے۔

پس کیا شیعت کے حامیوں میں سے کوئی ایسا پرجوش فاضل شیعہ دنیا میں موجود ہے جو تینوں کے سلسلہ خلفائے رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سوا اور اصحاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تین اصحاب کو آیہ استخلاف مندرجہ بالا کا واقعی مصداق ثابت کرے۔ اگر ہے تو میں اوسکو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ آکر اپنے دعوی کو قطعی دلائل تحریری سے ثابت کر دکھائے۔ میں اقرار صحیح شرعی و قانونی کرتا ہوں کہ فاضل موصوف کو مبلغ صمہ روپیہ بطور حق المحنت ادا کرونگا۔

انعامی چیلنج (۲) اگر کوئی شیعہ مولوی صاحب یا مجتہد صاحب لفظ اہلبیت کی نسبت قرآن کریم و احادیث صحیح نبویہ متصلہ مرفوعہ متواترہ غیر معارض باآیات قرآنیہ و دیگر احادیث صحیحہ سے قطعًا یہ بات ثابت کر دیں کہ اسکے معنوں میں صرف بارہ امام فاطمی نسل مزعومہ اثنا عشریاں داخل ہیں دیگر بنی فاطمہ اور ازواج مطہرات نبوی اور حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بنی عباس داخل نہیں ہیں تو اقرار صحیح شرعی و قانونی کرتا ہوں کہ میں ایسے مولوی صاحب یا مجتہد صاحب کو بھی مبلغ صمہ روپیہ بطور حق المحنت ادا کرونگا۔

انعامی چیلنج (۳) اگر کوئی شیعہ مولوی صاحب یا مجتہد صاحب آیات قرآنیہ و

احادیث صحیحہ نبویہ یا دراول قطعیہ سے یہ ثابت کردین کہ شیعون کے مسلمہ امام حضرت محمد بن حسن عسکری علیہ السلام ابتک کسی حصہ زمین پر بجسم خاکی زندہ موجود ہین تو مین اقرار صحیح شرعی و قانونی کرتا ہون کہ ایسے شخص کو بھی مبلغ ۵۰۰ روپیہ بطور حق المحنت ادا کرونگا۔ اَلْمُشْتَہِرْ

خادم مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سید صادق حسین مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ۔ ۳۱ جنوری سنہ ۲۲ء۔

حافظ سید کفایت حسین صاحب کو اس اشتہار مین دخل دینے سے انجمن معین المومنین نے روکا۔ چنانچہ حافظ صاحب بروز جمعہ بتاریخ ۳ فروری سنہ ۲۲ء اپنے وطن شریف کو تشریف لیگئے بعض دوستون کے اصرار سے اظہار صداقت کیلئے مین نے یہ مختصر تحریر موسومہ مطلع الانوار لکھی اشتہار مذکور مین مولوی صادق حسین صاحب نے اس نان کوآپریشن کے زمانہ مین پندرہ روپیہ انعام رکھی ہین لیکن سید سجاد حسین صاحب رئیس موضع بھیرہ سادات نے رسالہ سجادیہ انگریزی اردو انعام کے وعدہ پر شایع کیا سنہ ۱۹۱۳ء مین اشتہار آئینہ حق نما بوعدہ پچیس ہزار روپیہ شیخ حبیب احمد ولد شیخ حافظ احمد فضل سہارنپوری شیعہ نے شائع کرایا پھر سال ۔۔۔ امروہہ مین سے سید مظہر حسین صاحب نقوی رئیس امروہہ ساکن محلہ دانشمندان نے بوعدہ ایک لاکھ روپیہ اشتہار دیا ان سب اعلانات مین ایمان حضرات ثلاثہ کا مطالبہ تھا اگر حق پسندی سے کام لیا جاتا اور لیا جائے تو اثبات ایمان ثلاثہ مین ساکت و قاصر رہنا ہی اونکے تابعین کیلئے قطعی فیصلہ تھا اور ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے مرزا صاحب کی دس پیشگوئیان لیکر الہامات مرزا شایع کرائی جس مین ہر پیشگوئی کے جھوٹی ثابت ہونے پر دس روپیہ انعام تحریر تھا اونکے الفاظ بالکل سادہ تھے اور کوئی پہلو گریز کا نہ تھا جیسا کہ مولوی صادق حسین صاحب نے رکھا ہے۔ الغرض ہم کسی لالچ سے یہ تحریر پیش نہین کرتے بلکہ حق پسند ناظرین کیلئے لکھتے ہین شاید کوئی صاحب فائدہ اوٹھائین۔

فعل الہی (WORK of GOD) اور کلام الہی (WORD of GOD) بلاشک و شبہہ ہر سمجھنے والے کو رہبری کا باعث ہین اسی واسطے اللہ تعالی نے اصول عام (GENERL PRINCIPEL) قرآن کریم مین فرما دیا ربک یخلق ما یشاء و یختار جسکو اللہ تعالی پسند فرماتا ہے اوسکو اوسکی مطابقت سے خلق فرماتا ہے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردار انبیا کو بعثت سی قبل ہی برگزیدہ و حامل و جامع جمیع صفات حمیدہ خلق فرمایا جس سے حق پسند لوگ سمجھ گئے کہ یہ بزرگ کسی منصب جلیل کیواسطے منتخب ہونیوالا ہے انتخاب الہی (SELECTION) مین غلطی ہونیوالی ہرگز نہین ہے حکومت دنیوی مین بھی انسان اس قاعدہ کو نہین بھولتے ملک معظم پہلے پرنس آف ویلز بنائے گئے جس سے لوگ سمجھ گئے کہ یہ بادشاہ ہونیوالے ہین جو ہو گئے موجودہ پرنس آف ویلز کی نسبت بھی سب جانتے ہین کہ یہ کسی آنیوالی موقع پر تاج حکومت سر پہ رکھین گے بلاشبہہ ایسے ہی کلام الہی (WORD of GOD) اور فعل الہی (WORK of GOD) کی جلوہ نمائی ہوئی سردار دوجہان کی نیابت کے لائق جو لوگ تھے اونکی خصوصیت اور قابلیت (QUALIFICATION) کو عام لوگ پر ظاہر فرما دیا نایب و منیب شاہ و ولیعہد کے تعلقات سے دنیا کو معلوم ہوگیا کہ جن صفات کا سردار ہے اونھین صفات کا ولیعہد بھی ہونا چاہئے تاکہ کسی شخص کو شناخت مین غلط فہمی نہو جب آیہ و انذر عشیرتک الاقربین نازل ہوا تو خاندان عبد المطلب پر صاف الفاظ مین رسول اللہ صلعم نے ظاہر کر دیا کہ علی ہمارا بھائی وصی اور خلیفہ ہے اوسکے کہنے کو سنو اور اوسکی اطاعت و فرمانبرداری کرو فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برقبۃ علی وقال ان ھذا اخی ووصی وخلیفتی فیکم فاسمعوا لہ واطیعوا فقام القوم یضحکون ویقولون لابی طالب قد امرت ان تسمع لابنک وتطیع تاریخ ابو الفدا صـ ۱۱۶ یہی مضمون تاریخ طبری و تاریخ کامل و تفسیر معالم التنزیل مین ہے پس معلوم ہوگیا کہ جس روز اعلان نبوت ہوا اوسی روز اعلان خلافت بھی ہو گیا ایک مقام پہ فرما دیا علی بمنزلہ ہی

اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد تم سب کا والی ہے علی منی انا منہ وھو
ولی کل مومن من بعدی . ترمذی شریف باب فضائل علیؑ اور بمقام غدیر خم جب
رسول اللہ نے علیؑ کو اپنا جانشین اور والی امت قرار دیا فقال عمر بخ بخ لک
یا ابا الحسن لقد اصبحت مولائی ومولیٰ کل مومن ومومنۃ ھذا تسلیم ورضی
بتحکیم ثم بعد ھذا غلب الھوی الخ . باب چوتھا مقالہ سر العالمین امام غزالی
آپ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جسکا میں مولا ہوں علی بھی اوسکا مولا ہے۔
یہ سنکر (حضرت) عمر نے کہا اے ابوالحسن تمکو مبارک ہو کہ تم میرے اور ہر مومن
اور مومنہ کے مولا قرار پائے۔ (حضرت) عمر صاحب کا یہ کہنا صریحًا تسلیم ہے
رضامندی بتحکیم ہے اب اسکے بعد سلطنت کی ہوا نے غلبہ کیا۔ مدارج النبوت روضۃ
الاحباب وغیرہ میں بھی واقعہ غدیر بصراحت درج ہے. کتاب ارجح المطالب
مولوی عبید اللہ بسمل امرتسری ص۱۷ عن عباس ...... قال (رسول اللہ)
مہ لا تؤذینی فی اخی فانہ امیر المومنین و سید المسلمین اخرجہ ابن مردویہ
آیہ مباہلہ میں قریب اپنے محبت رسولؐ کا اظہار کیا اور حسنینؑ کو فرزندان رسول و
علی کو نفس رسول فرمایا اور صادق مجمع کا ذب مجمع کے مقابلہ کیلئے روانہ ہوا اور کلام
الٰہی ([illegible]) یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین
(اے ایمان والو سچوں کے ساتھ ہو جاؤ) کے حکم و ہدایت کے مطابق رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علیؑ کو صدیق اکبر اور فاروق اعظم کے معزز خطاب سے
سرفراز فرمایا۔

(۱) عن ابی ذر الغفاری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یقول لعلی انت اول من آمن بی والصدق وانت صدیق الاکبر اخرجہ
الحاکم نقلت من ریاض النضرۃ۔

(۲) عن ابی ذر الغفاری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
یقول لعلی انت الصدیق الاکبر والفاروق الاعظم الذی یفرق بین الحق

والباطل ریاض النضرہ (اخرجہ الدیلمی) کبھی رسول صلعم نے فرمایا اما ترضی ان تکون
منی بمنزلہ ھارون من موسیٰ۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا مرتبہ
میرے نزدیک وہی ہے جو ہارون کا موسیٰ کے نزدیک تھا۔ بخاری مسلم
طبرانی وغیرہ۔ کبھی علی کیلئے فرمایا۔ انا مدینۃ العلم و علی بابھا۔ مین شہر علم ہون
علی اوسکا دروازہ ہے۔ طبرانی۔ حاکم۔ ترمذی۔ کبھی حضرت ابوبکر کو معزول کرکے
تبلیغ سورہ برائت کے لئے علی کو بھیجا۔ ولکن الامین هبط الیّ عن اللہ عز وجل
بانہ لا یؤدی عنک الا انت او رجل منک و علی منی و ھو اخی و وصی و وارثی
و خلیفتی فی اھلی و امتی و بعدی یقضی دینی و لا یودی عنی الا علی۔ ولیکن
جبرئیل مجھپر اس حکم کے ساتھ نازل ہوئے کہ اے محمد نہین کوئی ادا حق کریگا
تجھسے الا تو یا کوئی مرد جو تجھسے ہو اور حال یہ ہے کہ علی مجھسے ہے اور وہ میرا بھائی
ہے اور میرا وصی ہے اور میرا وارث ہے اور میرا خلیفہ ہے میرے گھر مین
اور میری امت مین اور میرے بعد میرے دین کو ادا کریگا اور کوئی شخص ادائے
حق مجھسے نہین کریگا مگر علی۔ یہ واقعہ ازالۃ الخفا مین بھی ہے اور مستدرک مین حضرت
عائشہ سے حدیث ہے قال انا سید ولد آدم و علی سید العرب رسول اللہ
صلعم نے فرمایا کہ مین سردار اولاد آدم ہون اور علی سردار عرب ہین۔ خیبر مین
حضرات ابوبکر و عمر صاحبان جب واپس آگئے خمیس۔ ازالۃ الخفا۔ مستدرک
حضرت عمر اپنے ہمراہیون پر نامردی کا الزام لگاتے تھے اور آپکے ہمراہی آپکو نامرد
کہتے تھے: تاریخ طبری صفحہ

تب رسول اللہ صلعم نے علیؑ کیلئے فرمایا لاعطین الرایۃ غدا الرجل کرارا غیر
فرار یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ کن یرجع حتی یفتح اللہ علی یدیہ
۔ صحیح بخاری خصائص نسائی۔ ازالۃ الخفا۔ روضۃ الاحباب۔ تاریخ ابن کثیر مسند
امام احمد حنبل جناب رسول خدا نے فرمایا کہ کل صبح کو لشکر اسلام کا علم اوس شخص کو
دونگا جو کرار غیر فرار ہے اور جو خدا و رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا و رسول

اوس کو دوست رکھتے ہین۔ نہین لوٹے گا وہ جب تک کہ خدا اوسکے ہاتھ پر
فتح ندے۔ معلوم ہوا کہ اس سے پہلے لوگ فرار کر گئے تھے جن سے خدا و رسول
محبت نہین رکھتے تھے اور نہ وہ خدا و رسول سے محبت رکھتے والے تھے۔
اور علی کرار تھے خدا و رسول کے محبوب اور خدا و رسول سے محبت رکھنے والے
تھے۔ غرضکہ علیؑ کو ہمیشہ رسول اللہ صلعم نے سرداری فرمایا۔ کبھی کسی کی ماتحتی مین انکا
تقرر نہین ہوا۔ برخلاف حضرات شیخین جنھون نے اسامہ بن زید کی ماتحتی مین
مقرر ہو کر زبان رسول سے انعام تخلف پایا (ملاحظہ ہو ملل و نحل شہرستانی) تاکہ کسی
آینوالے وقت پر سردار و ماتحت کی شناخت مین دہوکا نہو تکمیل دین علیؑ
کی ولایت پر ہوئی (دیکھیے تفسیر ابن مردویہ حافظ ابو نعیم۔ وکتاب المناقب اخطب
خوارزم۔ توضیح الدلائل۔ مفتاح النجا امام احمد بن حنبل) اور امت کو انہین سردا
رون سے متمسک رہنے کی وصیت فرمائی یہ اشارات کلام الہی (word of God
word of God) کے نمونہ کے طور پر ہمنے لکھدیئے تاکہ معلوم ہو جائے کہ فرزندان
رسول اور نفس رسول کی موجودگی مین (جنکے سر بتون کے سامنے کبھی نہین جھکے)
وہ لوگ جو عمر کے ایک بہت بڑے حصہ تک بت پرست رہے نیابت رسولؐ کے
ہرگز مستحق نہین ہو سکتے جو نیابت رسولؐ کیواسطے پیدا ہوئے وہ نمونۂ رسول و قربت
رسول پر پیدا ہوئے۔ ربک یخلق ما یشاء و یختار لہذا وعدہ الہی (
promise of God) اونہین مقدس لوگون کے واسطے ہے جنکی خلقت وعدہ کے
مطابق ہوئی۔

نمبر ۱۱ سورۂ نور آیہ استخلاف۔ وعد اللہ الذین امنو منکم و
عملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم
دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا ط یعبدوننی لا یشرکون
بی شیئا و من کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون ہ وعدہ کیا اللہ نے
جو تم مین سے کامل ایمان لائے ہین اور تمام صالحات کو بجا لائے ہین اونکو زمین

مین خلفاء (قائمقام) کرے اور تمکن کرے اونکے لئے انکا دین جسکو اونکیلئے
مرتضی و پسندیدہ کیا ہے اور بدل دے اونکے خوف و امن سے عبادت کرین
میری اور نہ شرک کرین میرے ساتھ کچھ اور جس نے اسکے بعد بھی کفر کیا وہی ہین
فاسق۔ خداوند تعالی کا وعدہ تو بالکل درست ہے مگر خلافت ثلاثہ سے
بے تعلق ہے اور نہ اس آیہ کی تفسیر مین کوئی حدیث صحیح پیش کیگئی اور نہ پیش
کی جاسکیگی جس مین خلفاء ثلاثہ کا ذکر ہو خلافت کا ذکر ہو۔ جو طریقہ استدلال
اختیار کیا گیا ہے وہ امور تقدیری سے ہے تو اوسیکے لئے خلافت معاویہ
یزید۔ مروان و آل مروان کے دعاوی کافی ہین کہ وہ بھی خلیفہ ہوئے اسی
طرح کی خلافت خلفاء حضرات ثلاثہ کیلئے مسلم ہے اور کوئی اسکا منکر نہین
بفرض محال یہ وعدہ استخلاف اگر حضرات ثلاثہ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان صاحبان کیلئے
ہوتا تو وہ کبھی بھی کفر و شرک نہ کرتے تاکہ فعل الہی (   ) کی
پوری تصدیق ہوتی۔ جو سر کہ برسون بتون کے آگے جھکے ہون اون سرونپر
نیابت رسول کی دستار ہرگز اللہ تعالی نہین باندہ سکتا۔ موخرین کی محض خوش
اعتقادی ہے کہ ایسے حضرات سے زبردستی وعدہ الہی کو متعلق کرتے ہین۔ منبر
آیہ استخلاف نازل ہوا وہی (نعوذ باللہ) حضرات ثلاثہ کی خلافت کو نہین سمجھے
جو اپنی حیات مین تقرر خلافت فرماتے حضرت عمر کا قول ہے۔ ان لم استخلف
فما استخلف رسول اللہ۔ اگر مین خلیفہ کسیکو مقرر نکرون تو رسول اللہ نے
بھی کسیکو خلیفہ مقرر نہین کیا غرض حضرات ثلاثہ نے تو کبھی اسکا دعوی ہی نہ کیا
ورنہ سقیفہ بنی ساعدہ مین خلافت کی پنچایت نکرتے بلکہ انصار کی پنچایت قائم
کرتے ہی فوراً اس آیۃ کو پیش کر دیتے ان حضرات نے کبھی کسی نص سے استدلال
نہین کیا لہذا یہ منصوص خلیفہ ہرگز نہین ہو سکتے۔ وعدہ الہی کے شرائط ذیل پر غور
لازم ہے۔
اولا یہ وعدہ استخلاف اہل ایمان و عامل عمل صالح سے ہے حضرات ثلاثہ بہ لحاظ

ہی نہ تھے ۔ جبتک ایمان صحیح برانکا مرنا ثابت نہو وعدہ الہی مین شریک نہین ہو سکتے ۔

(۲) جملہ عمل صالح بجالانیوالے حضرات ثلاثہ نہ تھے سب سے بہترین عمل جہاد فی سبیل اللہ ہے ۔ اسکے لئے ۔ احد ۔ خندق ۔ حنین ۔ خیبر ۔ بدر کے غزوات شاہدین ۔ علامہ سیوطی ۔ تاریخ طبری ۔ سیرت ابن ہشام ۔ روضۃ الاحباب مدارج النبوۃ ۔ روضۃ الصفا ۔ معارج النبوۃ کامل ابن اثیر ۔ تاریخ خمیس ازالۃ الخفا ۔ مستدرک حاکم ۔ صحیح بخاری خصائص نسائی ۔ تاریخ ابن کثیر وغیرہ کتب اہل سنت مین ان حضرات کا جہاد فی سبیل اللہ نیزہ و تلوار بجز فرار ہرگز ثابت نہین ہے ۔

(۳) منکم مین من اگر بقول علامہ زمخشری صاحب تفسیر کشاف ص۹۸ تفسیر بیضاوی ص۴۷ بیانیہ ہے تو وعدہ الہی سب مومنون کیلئے ہوگا ۔ اس صورت مین یہ استخلاف لغوی جیسا کہ تفسیر فتح البیان جلد ۶ ص۳۳ مین ہے الخطاب للنبی صلعم و من معہ یعنی خطاب نبی صلعم اور انکے ہمراہیون سے ہے یہی اشہاد نور الابصار کی سطرہ مین تسلیم کیا گیا ہے تو جملہ مومنین حقدار استخلاف ہین یعنی ایک قوم کو ہلاک کرکے دوسری قوم کو اوسکا قائم مقام کرنا جیسا کہ حضرت ہود پ ۸ اعراف ع ۹ مین فرماتے ہین واذا جعلکم خلفاء من بعد قوم نوح یاد کرو جبکہ اللہ نے تمہین قوم نوح کے بعد خلیفہ بنادیا ۔ اور (ع ۹) مین قوم ثمود کو حضرت صالح نے تبلایا ۔ واذکروا اذ جعلکم خلفاء من بعد عاد یاد کرو جب اللہ نے تمہین قوم عاد کے بعد خلیفہ بنایا ۔ پ۲۰ ع ۱ ۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ و یکشف السوء و یجعلکم خلفاء الارض ءالہ مع اللہ قلیلا ما تذکرون ۔ یعنی جو مضطر کی دعا قبول کرتا ہے اور تنگی کو دور کرتا ہے اور تمکو زمین کا خلفاء بناتا ہے آیا اوسکا کوئی شریک ہوسکتا ہے بہت تھوڑے نصیحت حاصل کرتے ہین ۔ بنی اسرائیل کے باب مین ہے عسیٰ ربکم

یھلک عدوکم ویستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون۔ قریب ہے
کہ پروردگار تمہارا ہلاک کرے تمہارے دشمن فرعون کو اور خلیفہ کرے تمکو
زمین مین پھر دیکھے تم کیسے عمل کرتے ہو۔ استخلاف قومی کیطرف قرآن مجید اشارہ
کرتا ہے۔ اذ انتم قلیل مستضعفون فی الارض تخافون ان یتخطفکم
الناس فاٰوٰکم وایدکم بنصرہٖ ورزقکم من الطیبٰت لعلکم تشکرون
جبکہ تم تھوڑے اور کمزور تھے زمین مین اور ڈرتے تھے کہ لوگ تمہاری
بیخکنی نہ کردین پس اللہ نے تمکو جائے پناہ دی اور اپنی نصرت سے تمہاری
تائید کی اور طیبات سے تمہین رزق دیا تاکہ تم شکر کرو۔ لیس یہ استخلاف قومی
عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پورا ہوگیا کہ دشمن غارت ہوئے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع گروہ مومنین اونکے قائم مقام ہوگئے
تفسیر جلالین جلد دوم صفحہ یابدیل یستخلفنھم فی الارض (بدلا عن الکفار)
لکھا ہے یعنی بجائے کفار مومنون کو قائم مقام کردیگا۔
افسوس کہ مدعیان حق صاف اور بدیہی بات کو کسطرح تاویلات مہمل سے مہمل
کردیتے ہین اور اگر منکم مین من تبعیضیہ ہی مان لین تو اس سے ثابت ہوتا ہے
کہ ایمان کلی وحقیقی بعض ہی لائے تھے ایسی صورت مین علیؑ حسنؑ وحسینؑ
بدرجہ اولی ایمان وفضل مین مصداق وعدہ الہی ہوگئے جنکے ایمان وعمل صالح
پر اقوال رسول بکثرت موجود ہین۔
(۴) کما استخلف الذین من قبلھم جیسا پہلونکو خلیفہ کیا۔ اس فقرہ نے
صاف صاف بتلا دیا کہ حضرات ثلاثہ ابوبکر، عمر، عثمان نے ہرگز خلافت حقہ و
جانشینی رسول ﷺ نہین پائی نہ کبھی پہلے کوئی خلافت اجماع اور شوریٰ سے
منعقد ہوئی اور نہ خدا و رسولؐ نے امت کو کوئی اختیار اجماع او رشوریٰ
سے انعقاد خلافت حقہ کا دیا لغوی استخلاف تھا اپنی آیات قرآنیہ سے
دکھلا دیا گیا ہے اوسی کی طرف اس فقرہ کا اشارہ ہے کہ ایک قوم کی ہلاکی

دوسری قوم اوس کی قائم مقام ہوتی رہی ہے یہ خلافت وراثت
سکونت ارضی تھی اصطلاحی استخلاف کبھی پہنچا ئیتی نہیں ہوا۔ انی جاعل
فی الارض خلیفہ۔ یا داؤد انا جعلناک خلیفہ فی الارض۔
موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کو بحکم خدا خلیفہ قرار دیا اخلفنی
فی قومی خلیفہ الہی منجانب اللہ ہوتا ہے کمیٹی کا بنایا ہوا کمیٹی کا قائمقام
ہوتا ہے کسی کمیٹی کو اختیار نہیں کہ خدا ورسول کا قائمقام کسیکو بنا دے
حضرت ابوبکر کا خود قول ملاحظہ طلب ہے جس سے ظاہر ہے کہ وہ ہرگز موعود
خلیفہ نہ تھے۔ کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۲۵ عن طارق بن شہاب عن
رافع بن ابی رافع قال لما استخلف الناس ابا بکر قلت صاحبی
الذی امرنی ان لا تامر علی رجلین فارتحلت فانتهیت الی
المدینۃ فتعرضت لابی بکر فقلت لہ یا ابا بکر اتعرفنی قال نعم قلت
اتذکر شیئا قلت لی ان لا تامر علی رجلین وقد ولیت امر الامۃ
فقال ان رسول اللہ قبض والناس حدیث عہد بکفر فخفت علیہم ان
یرتدوا وان یختلفوا فدخلت فیہا وانا کارہ۔ یعنی طارق بن شہاب
کی زبانی رافع بن ابی رافع کا بیان ہے کہ جب ابوبکر کو لوگوں نے خلیفہ
بنایا تو ہمنے کہا یہ تو ہمارا وہی صاحب ہے جو ہمکو حکم دیتا تھا کہ کبھی دو آدمی
پر بھی حکومت نکرنا اسی خیال سے ہم نے گھر سے سفر کیا اور وارد مدینہ ہوئے
ابوبکر سے ملاقات کر کے کہا ہمکو پہچانتے ہو کہا ہاں تب ہمنے کہا کہ یہ بھی تمکو
یاد ہے کہ ہمکو نصیحت کیا کرتے تھے کہ دو آدمی پر بھی حکومت نکرنا پھر کیا
ہوگیا کہ جو تم ساری امت کے حاکم بن بیٹھے۔ ابوبکر نے کہا حضرت نے انتقال
کیا اور لوگ تازہ عہد تھے کفر کیساتھ لہذا ہمکو یہ خوف ہوا کہ کہیں مرتد نہوں
اور اختلاف نہ پیدا ہو اسلئے ہم اس میں داخل ہوے حالانکہ ہم کارہ تھے
دیکھئے اگر وعدہ الہی کے مطابق حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے ہوتے تو اس موقع

پر فوراً ہی آیت پڑھکر سنا دیتے جو آپ نے جو دہو ہینا صدی مین متعلق کی ہے سقیفہ بنی ساعدہ مین ایضین حضرت ابو بکر نے فرمایا بخذ فیما بعوا عمر وابو عبیدہ یعنی (حضرت ابوبکر نے) کہا کہ عمر یا ابو عبیدہ کی بیعت کرو۔ اگر درحقیقت قرآنی آیت کے ذریعہ سے انعقاد خلافت ہوتا تو حضرت ابوبکر اورا نکی بیعت کی ہدایت کیون فرماتے۔

(۵) جنکے لئے وعدۂ الٰہی ہے اونکی تمکین دین کا وعدہ ہے نہ نکی فتوحات کا

(۶) تبدیل امن خوف سے عہد رسول (ص) مین پورا ہو چکا تھا کہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ مین علی الاعلان مسلمان ارکان مذہبی ادا کرتے تھے اگر اوس زمانہ کو کوئی کج فہم تبدیل امن کو نہ قرار دے تو کل روئے زمین پر زمانہ حضرات ثلثہ مین بھی امن نہین ثابت ہوسکتا نہ واقعی تھا۔

(۷) اگر بزعم مشتہر منکم عرب کے قاعدہ جمع کے لحاظ سے صرف اصحاب رسول مین سے کم از کم تین اصحاب کیلئے ہونا چاہئے۔

تو پہلے یہ بتایئے کہ پھر مرزا صاحب کو آپ کس قاعدہ سے اس آیہ کا مصداق مانتے ہین کیا وہ بھی صحابی رسول تھے ملاحظہ ہو مضمون اڈیٹر الفضل مجریہ ۵ جلد ۱۲ ماہ مئی ۱۹۲۳ء۔

جس زبردستی سے آپ مرزا صاحب کو خلیفہ بنا رہے ہین حالانکہ نہ ان کو کسی قسم کا اقتدار تھا نہ انکی بہر زمین اونکے قبضہ مین تھی تو اگر خلفائے ثلثہ کو مطابق اس آیہ کے خلیفہ منصوص مانین تو آپکے زبردستی اور زور آور ی کو کون رد کرسکتا ہے

مشتہر صاحب فرماتے ہین واپس گیا شیعیت کے حامیون سے کوئی ایسا پرجوش فاضل دنیا مین موجود ہے جو سنیون کے سلسلہ خلفائے ثلثہ کے سوا اور اصحاب رسول مین سے تین اصحاب کو آیہ استخلاف مندرجۂ بالا کا واقعی مصداق ثابت کردے۔

جسکا جواب یہ ہے کہ الحمد للہ افاضل شیعہ مین ہزارون ایسے ہین جو ن خلفائے ثلثہ

کے خلافتون کو باطل کر کے ایسے تین صحابی او رپیش کرتے ہین جنکی خلافت مثل
خلافت ثلثہ مانی گئی ۔ اور کسی سنی کو اوس مین عذر نہین ایک معویہ ہے
جو بقول آپکے صحابی ہے اور وہ بیس برس تک خلیفہ رہا دوسرا عبد اللہ بن
زبیر ہے جو یقیناً آپکے یہان صحابی ہے اور یہ نو برس تک خلیفہ رہا ۔ مکہ ۔ مدینہ
بصرہ ۔ کوفہ بلکہ شام تک اوسکی خلافت رہی ۔ تیسرا مروان ہے جو آپکے یہان
صحابی بھی ہے اور خلیفہ بھی ہوا ۔ عرصہ تک اوسکی خلافت رہی تو کیا دنیا مین
کوئی ایسا سنی بھی ہے جو ان خلفائے ثلثہ کو اس وعدۂ الٰہی سے خارج کر کے
یہ ثابت کر دے کہ صحابہ مین صرف تین ہی آدمی خلیفہ ہوئے حالانکہ تمامی اہلسنت نے
جناب امیرؑ کو بھی اس آیہ مین داخل کیا ہے اور نیز جناب امام حسنؑ بلکہ امام حسینؑ
کو بھی خلیفہ مانا ہے ۔ کیونکہ یہ حضرات بھی آپکے قاعدہ سے صحابی تھے اور ہر
طرح صحابی معصوم تھے ۔

آپکو چونکہ خلافت کا سودا ہے اسلئے منکم سے صحابہ کے خلافت ثابت کرنے پر زور
دیتے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ خطاب کو حاضرین عہد پیغمبر ہی پر منحصر کر دینے سے
بہت سی قباحتین لازم آتی ہین ازانجملہ نماز روزہ وغیرہ کی پابندی اونھین کے
واسطے رہیگی باقی سب آزاد ہو جائینگے کتاب اللہ الحمید کے مطالعہ سے ثابت
ہوتا ہے کہ امر حقیقی اور حتمی کو اللہ نے بصیغہ ماضی بیان کیا ہے جبپر یقین تمام
ہوتا ہے وکان وعد اللہ مفعولا ۔ الذین آمنوا وعملوا الصلحت کو بصیغہ
ماضی ذکر کرنیسے مقصود یہ ہے کہ ان خلفا ر (آل رسول) کا ایمان حقیقی ہے
یہ ایمان لانا بے ایمانی (کفر) کے بعد نہین ہے بلکہ روز الست ہی مین کامل
ایمان لائے ہوئے ہین لفظ آمنوا کا ترجمہ اسموقع پر یہ ہوگا ،، ایمان لائے ہوے
ہون ،، امام عاصمی کتاب زین الفتی تفسیر سورۂ ہل اتی مین حدیث نور کو انس بن
مالک سے روایت کرتے ہین ۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خلقت انا وعلیؑ بن ابی طالب من نور واحد یسبح اللہ عزوجل فی یمینیۃ

العرش قبل خلق الدنیا۔ یعنی فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم
اور علی بن ابیطالب ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ہین جو تسبیح اللہ عزوجل کر رہا تھا
عرش کو داہنے جانب قبل پیدایش دنیا کے اس صورت مین ہمارے کا
درود آیۂ اطہار زیر آیت بجھے جائین گے۔ اور کہین جمع سے مراد واحد بھی ہوتا ہے
جیسے یؤتون الزکوٰۃ وہم راکعون مین علی مراد ہیتے اور ہین مباہلہ مین
لفظ نساءنا سے فاطمہ اور انفسنا سے علی مراد ہے اور ہین اور جب ہمنے
ظاہر کر دیا کہ علی حسن حسین نائبان رسول جو اصحاب رسول بھی تھے کیون نہ
مراد لئے جائین جس سے بحث جمع وتخاطب کی بالکل جاتی رہے اصحاب رسول
ہی سے خطاب بصیغۂ جمع سورۂ محمد مین غور طلب ہے فھل عسیتم ان تولیتم
ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم یعنی تم عنقریب، حاکم بنکر
زمین مین فساد کروگے اور قطع رحم کروگے۔ بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۱۸
ابوہریرہ سے حدیث مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسولخدا نے کہ تمکو گون کو
عنقریب خلافت کی حرص وطمع پیدا ہوگی اور اس فعل کے باعث تم لوگون
کو بروز قیامت ندامت وخجالت لاحق ہوگی پس وعدۂ الہی ایسے اصحاب سے
کیونکر ہو سکتا ہے۔ اور خطاب الہی بعتاب زبان عرب کے قاعدہ جمع کے لحاظ سے
اصحاب رسول اللہ مین کم سے کم تین اصحاب کے وجود مین پورا ہونا چاہئے
جنھون نے زمین پر حکومت پائی۔ بمونہ کیلئے واقعات ضبطی فدک وقصۂ آتش
زنی بیت فاطمہ وغیرہا موجود ہین حضرت ابوبکر صاحب کی خلافت کو حضرت
عمر صاحب کے قول نے خود خارج از وعدہ کر دیا کہ بیعت ابی بکر ناگہانی ہوئی
اگر جو کوئی ایسا کریگا قتل کیا جائیگا۔ صحیح بخاری جلد ۴ صفحہ ۱۱۱۲ انما کانت بیعتہ ابی بکر فلتتہ
پھر شیعہ حضرات ثلثہ پر وعدہ الہی کا پورا ہونا کیسے قبول کرین اشتہار سید ابوالبرکات
سنی محقق دہلوی اڈیٹر اخبار اتفاق دہلی کا یہ فقرہ غور طلب ہے،، خلافت کے مسئلہ
مین ہمیشہ سے اختلاف چلا آتا ہے اور اگر خلافت کو تسلیم کرنیوالا تمہارے نزدیک

کافر ہے تو پھر حضرت فاطمہ کی بیعت ثابت کردی "کتاب الغزوات بخاری شریف کے الفاظ یہ ہین فوجدت فاطمة علی ابی بکر فی ذلك فهجرته فلم تکلمه حتی توفیت وعاشت بعد النبی ستة اشهر فلما توفیت دفنها زوجها علی لیلاً ولم یوذن بها ابا بکر وصلی علی - اسی طرح مسلم کتاب الجہاد مین ہے خلاصہ مطلب یہ ہے معاملہ فدک مین فاطمہ ابوبکر سے ایسی ناراض ہوئین کہ ترک کلام کر دیا بعد نبی چھ مہینے زندہ رہین جب انتقال فرمایا تو علیؑ نے رات کو اونکو دفن کیا اور ابوبکر کو اجازت شرکت جنازہ ندی نماز میت بھی خود ہی پڑھائی لہذا آیہ کریمہ کے آخری فقرہ و من کفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون سے حضرت فاطمہ وسعد بن عبادہ انصاری دختر و صحابی رسولؐ (جنہون نے وعدہ الٰہی حسب تجویز مشتہر صاحب حضرت ابوبکر صاحب کیلئے قبول نہین کیا) کے ایمان سے مشتہر صاحب دست بردار ہون (جس سے آیہ تطہیر و حدیث ثقلین نعوذ باللہ غلط ہو جاوین) یا خلافت اول سے دستکش ہون جس سے خود حضرت ابوبکر صاحب دستکش ہونا چاہتے تھے جو فرمایا کرتے تھے اقیلونی اقیلونی لست بخیرکم وعلی فیکم امام غزالی سر العالمین قاعدہ ہے جو شخص کسی آیت سے استدلال کرتا ہے وہی ثبوت دیتا ہے نہ کہ شخص مخالف پس کہا سنیون کے حامیون مین سے کوئی ایسا پرجوش فاضل سنی دنیا مین موجود ہے جو سنیون کے خلفائے ثلثہ کا (۱) دنیا سے با ایمان جانے (۲) تلوار لیکر خود جہاد فی سبیل اللہ جو سب سے صالح عمل ہے کرکے کفار کو قتل کرنے یا خود کوئی زخم کھانے (۳) پچھلے انبیا کی نیابت اجماع و شوریٰ سے ہونے (۴) اللہ و رسولؐ کو صدیق و محبوب و حبیب وغیرہ فرمانے کیلئے (۵) آیت قرآنی و صحیح حدیث نبویہ مرفوعہ متصل متواترہ سے عدم وراثت انبیا (جس سے حضرت ابوبکر صاحب نے فاطمہ کو محروم الارث قرار دیا) کا ثبوت قطعی تحریری پیش کرے تو ہر ایک نمبر کی بابت علحدہ علحدہ حق المحنت چھ چھ روپیہ ادا کرونگا جسکا مین اقرار قانونی کرتا ہون -

اب تو خود حضرت ابوبکر کا صریحی اقرار بھی عمدۃ القاری مین ہے جو صحیح بخاری کی مشہور

شرح علامہ عینی ہے صفحہ جلد ۸ مطبوعہ مصر۔
قالوا لابی بکر انت خلیفہ رسول اللہ صلعم قال انی لست خلیفۃ ولکنی خالفتہ کنت بعدہ ای بقیت بعدہ یعنی لوگون نے ابوبکر سے کہا کہ کیا تم خلیفہ رسول صلعم ہو۔ کہا مین خلیفہ نہین ہون بلکہ خالفہ ہون کہ حضرت کے بعدہ باقی رہ گیا۔ پھر حیرت ہے کہ خود حضرت ابوبکر کا تو یہ ارشاد ہوا اور مرزائی جماعت تحت آیہ وعد اللہ لاکر اونکو خلیفہ منصوص بناتے ہین یہ تو وہی ہوا کہ مرزا صاحب کو دس برس تک نبی اللہ کہا گیا۔ صدہا مرتبہ وحی ہوئی۔ مگر انکو نہ معلوم ہوا کہ ہم نبی ہین جس سے خلیفہ موجود مرزا محمود احمد صاحب کو اعلان کرنا پڑا کہ سنہ ۱۹۰۱ء تک جتنی کتابین مرزا صاحب نے تصنیف کین وہ سب منسوخ ہین۔ ریویو نمبر ۲ ص ۲۰ کیونکہ بقول مسٹر صادق حسین صاحب خلیفہ اول کی خلافت آیہ وعد اللہ سے منصوص تھی۔ مگر جب خود خلیفہ اول سے کہا جاتا کہ آپ خلیفہ رسول صلعم ہین تو صاف انکار کرتے کہ ہم خلیفہ نہین ہین بلکہ خالفہ ہین۔

مولوی وحید الزمان خان انوار اللغہ مین لکھتے ہین صفحہ ۹۹ پارہ ۷ قال لہ اعرابی انت خلیفۃ رسول اللہ صلعم فقال لا قال فما انت قال انا الخالفہ بعدہ ایک گنوار شخص ابوبکر کے پاس آیا کہنے لگا کیا تم رسول اللہ صلعم کے خلیفہ ہو یعنی قایم مقام اور جانشین کیونکہ اوسکی جمع خلفا اور خلائف ہے) اُنہون نے کہا نہین تب اوس نے پوچھا پھر کون ہو کہنے لگے مین آنحضرت کے بعد پیچھے رہ جانیوالا ہون (میرے قسمت ایسے نہ تھی کہ اپکے ساتھ جاتا پیچھے رہ گیا ہون۔ خالفہ اوس شخص کو کہتے ہین جس مین کہ بھلائی او۔ تونگری نہو یہ ابوبکر صدیق نے براہ تواضع فرمایا آفرین صد آفرین اور بعضون نے کہا خالفہ وہ جو بہت خلاف ہو۔

اب نہ معلوم کسکی تصدیق کی جائے خلیفہ اول کی جو خلافت رسول سے انکار کرکے اپنے کو خالفہ کہین خلاف کرنے والا یا ان مرزائیون کی جو اس آیہ وعد اللہ الذین آمنوا سے اونکی خلافت منصوص ثابت کرتے ہین

خلیفہ دوم جو بانی سبانی خلافت تھے وہ تو صاف صاف کہتے ہین اغا کانت بیعۃ ابی بکر فلتۃ صفحہ ۱۱۱ جلد ۴۔
کہ ابوبکر کی بیعت ناگہانی تھی اب جو ویسا کرے وہ قتل کیا جائے مگر آپلوگ زبردستی سے اونکو خلیفہ منصوص بناتے ہین اسکا کیا علاج ہے۔

طرہ تو یہ ہے کہ جتنے علما آج تک گذرے ہین وہ اس راز سے ناواقف تہے کہ خلیفہ اول کی خلافت منصوص تھی امام غزالی اپنے مشہو کتاب احیاء العلوم جلد اول رکن رابع مین لکھتے ہین۔ الاصل السابع ان الامام الحق بعد رسول اللہ صلعم ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ثم علیؑ ولم یکن نص رسول اللہ صلعم علی امام اصلاً اذ لوکان لکان اولی بالظہور من نصبہ احاد الولاۃ والامراء علی الجیوش فی البلاد ولم یخف ذلک فکیف خفی ھذا واذا ظہر فکیف اندرس حتی لم ینقل الینا فلم یکن ابوبکر امامہ الا بالاختیار والبیعۃ
ساتوین اصل۔ امام حق بعد رسول خدا صلعم کے ابوبکر تھے پھر عمر پھر عثمان پھر علی علیہ السلام اور کوئی نص رسول کی کسی امام پر ہرگز موجود نہین ہے اس لئے کہ اگر ہوتی تو اوس کو یہ نسبت تقرر حکام و امرائے جیوش کے جو کہ آپ کی طرف سے شہرون مین ہوا تھا زیادہ ظاہر ہونا چاہئے تھا جبکہ نصب حکام و امرائے لشکر پوشیدہ نہ رہا تو یہ نصب کیسے پوشیدہ ہوگیا اور اگر ظاہر تھا تو مین کیونکر مٹ گیا کہ ہم تک اوسکی خبر نہ پہونچی پس ابوبکر فقط اختیار بیعت سے امام ہوئے تھے۔

صحیح مسلم مین بھی یہ حدیث مروی ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر کی خلافت نص و استخلاف سے وقوع مین نہین آئی تھی۔

عن ابن عمر قال حضرت ابی حین اصیب فاثنوا علیہ وقالوا جزاک اللہ خیرا فقال راغب و راھب قالوا استخلف فقال اتحمل امرکم حیا و میتا لوددت ان حظی منھا الکفاف لا لی فان استخلف فقد استخلف

من هو خیر منی یعنی وان اترککم فقد ترک من هو خیر منی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم باب استخلاف وترکہ)

ابن عمر کہتے ہین کہ جب میرے باپ زخمی ہوئے تو مین اون کے پاس حاضر ہوا اور لوگ بھی جمع تھے سبنے اونکی تعریف کی اور کہا کہ خدا آپ کو جزائے خیر دے پس میرے باپ نے کہا کہ لوگ دو طرح کے ہین کچھ رغبت کرنے والے ہین اور کچھ لوگ ڈرنے والے (یعنی یہ تعریف غرض سے ہے یا خوف سے) پھر لوگون نے کہا کہ آپ ہم پر کسیکو خلیفہ مقرر کیجیے کہا کیا مین تمہارے امور کا بار زندگی مین اوٹھاؤنگا۔ اور مرنے کے بعد بھی کاش خلافت سے میرا حصہ بقدر کفاف ہوتا۔ جس سے مجھے نہ فائدہ ہوتا اور نہ نقصان اگر مین تم پر خلیفہ مقرر کرجاؤن۔ تو مجھ سے بہتر شخص نے ایسا کیا تھا یعنی ابو بکر نے اور اگر چھوڑ دون تو مجھ سے افضل نے چھوڑ دیا تھا۔ یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم امام نووی اس حدیث کی شرح مین لکھتے ہین۔

وفی ھذا الحدیث دلیل علی ان النبی صلعم لم ینص علی خلیفۃ وھو اجماع اھل السنۃ وغیرھم۔

اس حدیث مین دلیل موجود ہے اس امر پر کہ رسول خدا صلعم نے کسی خلیفہ پر نص نہین کی تھی اور اسی پر اہلسنت وغیرہم کا اجماع ہے۔

علامہ ابن حجر صواعق محرقہ مین لکھتے ہین۔ صـ۱۵ مطبوعہ مصر۔ قال جمھور اھل السنۃ والمعتزلۃ والخوارج لم ینص علی احد ویویدھم ما اخرجہ البزار فی مسندہ عن حذیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ الا تستخلف علینا قال انی ان استخلف علیکم فیعصون خلیفتی ینزل علیکم العذاب۔ جمہور اہلسنت اور معتزلہ وخوارج کا قول یہ ہے کہ آنحضرت نے کسی پر نص نہین کیا تھا اور اوسکی تائید کرتی ہے وہ حدیث جو بزار نے اپنے مسند مین حذیفہ سے روایت کی ہے

وہ کہتے ہین کہ لوگون نے عرض کی یارسول اللہ کیا آپ ہم پر کسیکو خلیفہ
مقرر نہ کرین گے؟ فرمایا اگر مین تم پر کسی کو خلیفہ کردون اور تم اوسکی نافرمانی
کروگے تو تمپر عذاب نازل ہو جائیگا۔ ان اقوال و روایات نے تصریحًا
بتا دیا کہ ابوبکر صاحب کی خلافت اجماع سے واقع ہوئی تھی نہ کہ نص قرآنی
و احادیث سے لہذا آپ کو بھی اسی عقیدہ اجماع پر قناعت کرنی چاہئے
چونکہ آپ کا یہ دعوی ہی کہ ابوبکر صاحب کی خلافت آیہ استخلاف کے
مطابق اور نص قرآنی سے ثابت ہے اجماع اہل اسلام اور روایات صحیحہ کے
خلاف ہے اس سے اوس کا بطلان واضح ہے کہ کسی دلیل کا محتاج نہین

نمبر (۲) اہلبیت نبوی کی بابت آیہ تطہیر انما یرید اللہ لیذہب
عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا یعنی اے اہلبیت سوا اِسکے نہین ہے کہ اللہ نے ارادہ کرلیا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور کرے
اور ایسا پاک کرے جیسا پاک کرنے کا طریقہ ہے۔ اب بحث یہ ہے کہ اہلبیت
حقیقی رسول اللہ کے کون کون ہین درمنثور سیوطی مین چند روایتین ہین
ثم قال اللھم ھولاء اھلبیتی و خاصتی فاذھب عنھم الرجس
وطہرھم تطھیرا قالھا ثلثۃ مرات قالت ام سلمہ فادخلت
راسی فی الستر فقلت یارسول اللہ وانا معکم فقال انک علی خیر
مرتین ۔ صفحہ ۱۹۸ جلد ۵ ۔ (۲) قالت ام سلمہ فرفعت الکساء لادخل معھم
فجذبہ من یدی وقال انک علی خیر (۳) فقلت یارسول اللہ الست
من اھل البیت قال انک الی خیر انک من ازواج النبی (۴) قالت
ام سلمہ فانا معھم یا نبی اللہ قال انت علی مکانک وانک علی خیر
(۵) واخرج ابن جریر والطبرانی وابن ابی حاتم عن ابی سعید الخدری
قال قال رسول اللہ نزلت ھذہ الایۃ فی خمسۃ فیّ وعلی وفاطمۃ
وحسن وحسین انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت

ويطهركم تطهيرا (۶) واخرج ابن ابی شیبه واحمد والترمذی وحسنه وابن
جریر وابن المنذر والطبرانی والحاكم وصححه وابن مردويه عن النبي ان
رسول الله كان يمر بباب فاطمة اذا خرج الى صلوٰة الفجر و يقول الصلوٰة
يا اهل البيت الصلوٰة انما يريد الله الایه (۷) وابن جرير وابن مردويه
عن ابی الحمراء قال حفظت من رسول الله ثمانية اشهر بالمدينة
ليس من مرة يخرج الى الصلوٰة الغداة الا اتى الى باب علیؑ فوضع يده
على جنبتی الباب ثم قال الصلوٰة انما يريد الله (۸) واخرج ابن
مردويه عن ابن عباس قال شهدنا رسول الله تسعة اشهر
ياتی كل يوم باب علی بن ابیطالب عند وقت كل صلوٰة فيقول السلام
عليكم ورحمة الله وبركاته اهل البيت انما يريد الله الایه الصلوٰة
رحمكم الله كل يوم خمس مرات (۹) واخرج الطبرانی عن ابی
قال رايت رسول الله ياتی على باب علی وفاطمة ستة اشهر فيقول
انما يريد الله الایه جلد ۵ ص۹۹ (۱۰) واخرج الحاكم والترمذی والطبرانی
وابن مردويه وابونعيم والبيهقی معانی الدلائل عن ابن عباس رضی الله
عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قسم الخلق قسمين
فجعلنی فی خيرهما قسما فذلك قوله واصحاب اليمين ما اصحاب اليمين
واصحاب الشمال ما اصحاب الشمال فانا من اصحاب اليمين وانا خير
اصحاب اليمين ثم جعل القسمين ثلاثا فجعلنی فی خيرها ثلثا فذلك
قوله واصحاب الميمنة ما اصحاب الميمنة واصحاب المشئمة ما اصحاب
المشأمة والسابقون السابقون فانا من السابقين وانا خير السابقين
ثم جعل الاثلاث قبائل فجعلنی فی خيرها قبيلة وذلك قوله وجعلناكم
شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اكرمكم عند الله اتقاكم وانا اتقى ولد
آدم واكرمهم على الله ولا فخر ثم جعل القبائل بيوتا فجعلنی فی خيرها

بیتا فذلک قوله انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطهرکم تطهیرا فانا واهلبیتی مطهرون من الذنب (۱۱) واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم عن قتادة فی قوله انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا قال هم اهلبیت طهرهم الله من السوء واختصهم برحمتہ قال و حدث الضحاک بن مزاحم ان نبی الله صلعم کان یقول نحن اهلبیت طهرهم الله من شجرة النبوة و موضع الرسالة ومختلف الملائکة و بیت الرحمة ومعدن العلم (۱۲) واخرج ابن مردویہ عن ابی سعید الخدری قال لما دخل علیؑ بفاطمة رضی الله عنہا جاء النبی اربعین صباحًا الی بابها یقول السلام علیکم اهل البیت ورحمة الله وبرکاتہ الصلوٰة رحمکم الله انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا۔ انا حرب لمن حاربتم انا سلم سالمتم ص۱۹۹ اب حق پسند لوگ غور کریں (۱) حضرات علی وفاطمہ وحسن وحسینؑ گلیم کے اندر لیکر تین مرتبہ رسول اللہ نے فرمایا پرورد گارا یہی میرے اہلبیت ہیں انکو رجس سے پاک کر جیسا پاک کرنیکا حق ہے ام سلمہ نے کہا کہ میں نے اپنا سر داخل کیا اور عرض کیا کہ میں بھی تو آپ سب کے ساتھ ہوں آنحضرت نے جواب دیا کہ تم خیر پر ہو حضرت ام سلمہ کو خارج از اہلبیت رسول اللہ نے فرما دیا جو زوجہ رسول تھیں (۲) مثل (۱)۔ کے (۳) پس عرض کیا (امہ سلمہ نے) کیا میں اہلبیت سے نہیں ہوں جواب میں فرمایا رسول اللہ نے کہ تم خیر پر ہو۔ پس اہلبیت میں زوجہ نہیں ہے (۴) ام سلمہ نے عرض کیا یا نبی اللہ میں ان (اہلبیت) میں شامل ہوں فرمایا تم اپنی جگہ ہو۔ تم خیر پر ہو۔ (۵) ابن جریر وطبرانی وابن ابی حاتم نے ابی سعید خدری سے روایت کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ آیہ انما یرید الله پانچ شخصوں یعنی میرے علیؑ و فاطمہ حسن وحسینؑ

کے بارہ مین نازل ہوا اس روایت کے مخرج امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم ہین
جو صرف احادیث صحیحہ کے جامع ہین (۶) ابن ابی شیبہ امام احمد ترمذی نے جو
اسکو حدیث حسن کہتے ہین ابن جریر ابن منذر طبرانی حاکم جنھون نے صحیح کہا ہے
اور ابن مردویہ روایت کرتے ہین کہ حضرت نماز صبح کے وقت جب اوٹھتے
تھے تو دروازہ فاطمہ پر آتے اور فرماتے الصّلٰوۃ یا اہل البیت الصّلٰوۃ
انما یرید اللہ (۷ - ۸ - ۹) ابن جریر ابن مردویہ ابو الحمراء سے اور ابن عباس
سے اور طبرانی ابی الحمراء سے روایت کرتے ہین کہ ہمنے رسول اللہ کو آٹھ
مہینہ تک دوسری روایت مین ہے کہ نو مہینہ تک تیسری روایت مین ہی
کہ چھ مہینہ تک ہر صبح کو دیکھا اور بروایت ابن عباس پانچ وقت دیکھا کہ
رسول اللہ خانہ فاطمہ پر آتے اور فرماتے الصّلٰوۃ یا اہل البیت اور اوسکے
بعد اس آیہ کی تلاوت کرتے یہ روایتین صاف صاف تبلاتی ہین کہ بجز خمسہ نجبا
کے دوسرا کوئی مراد نہین ہوسکتا (۱۰ - ۱۱ - ۱۲) یعنی حکیم ترمذی امام طبرانی
ابن مردویہ ابو نعیم امام بیہقی دلائل النبوہ مین ابن عباس سے روایت کرتے ہین
کہ رسول اللہ نے فرمایا خدا نے خلایق کو دو قسم پر بنایا اور ہمکو خدا نے بہترین
قسم قرار دیا اسی کی طرف خداوند عالم اشارہ فرماتا ہے اصحاب الیمین واصحاب
الشمال تو ہم اصحاب یمین سے ہین پھر خدا نے تین قسم پر تقسیم کیا۔ اور ہمکو سب سے
بہتر قسم مین قرار دیا۔ اسکی طرف خدا نے اشارہ کیا اصحاب المیمنۃ ما اصحاب
المیمنۃ واصحاب المشامۃ والسابقون السابقون تو ہم سابقون سے ہین
اور ہم خیر السابقین ہین۔ پھر خدا نے ان تینون قسمونکو قبائل پر تقسیم کیا تو ہمکو بہترینا
قبائل سے بنایا جسکی طرف آیہ وجعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم
عند اللہ اتقاکم مین اشارہ ہے اور ہم تمامی ولد آدم مین اتقی اور اکرم ہین
خدا پر اور نہین ہے فخر اسکے بعد خدا نے قبائل کو بیوت پر تقسیم کیا تو ہمکو خیر بیوت مین
قرار دیا اور اسی کیطرف اشارہ ہے آیہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس

اهل البیت ویطهرکم تطهیرا پس ہم اور اہلبیت ہمارے مطہر ہین ذنوب سے
ابن جریر ابن ابی حاتم قتادہ سے روایت کرتے ہین کہ مراد اس سے وہ اہلبیت
ہین جنکو خدا نے پاک کیا ہے ہر برائی سے اور خاص کیا ہے اونکو اپنی رحمت
سے ضحاک بن مزاحم کہتے ہین کہ رسول اللہ فرماتے ہین ہم وہ اہلبیت ہین کہ
خدا نے اونکو طاہر کیا ہے وہ شجرہ نبوت ہین اور موضع رسالت اور جائے
آمد و شد ملئکہ اور خانہ رحمت اور معدن علم۔ ابوسعید خدری کی روایت ہے
کہ جب جناب سیدہ کا عقد جناب امیرؑ سے ہوا۔ تو چالیس روز تک روزانہ صبح
کو تشریف لاتے اور فرماتے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ الصلوٰۃ
رحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس ہم اوس سے لڑنیوالے
ہین جو تم سے لڑے اور مصالحت کرنے والے ہین اوس سے جو تم سے مصالحت
کرے اسمین ازواج نبی کس طرح داخل نہین ہوسکتین کیونکہ ان مین سے کوئی
بھی خاندان رسالت سے نہین ہے بلکہ اوس قوم و قبیلہ سے ہین جسکو طہارت
اور رحمت نے کسیطرح مس نہین کیا پھر کیونکر وہ داخل اہلبیت ہوسکتی ہین
(۱۳) نواب صدیق حسن خانصاحب نے سراج الوہاج شرح مسلم جلد ۲
صـ ۲۶۴ مطبوعہ بھوپال باب فضائل اہلبیت النبی مین حدیث طولانی لکھی ہے
اور دکا النووی فی باب فضائل الحسن والحسین رضی اللہ تعالےٰ عنہما عن
عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غداۃ و علیہ مرط مرجل من شعر اسود المرط یکسر المیم کساء جمعہ مروط
المرجل.... وھو الصحیح لان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم لایکون علیہ
کساء فیہ صور الرجال و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال فجاء الحسن بن علی
فادخلہ ثم جاء الحسین فدخل معہ ثم جاءت فاطمۃ رضی اللہ عنہا
فادخلہا ثم جاء علی رضی اللہ عنہ فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ
لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ شارح نووی نے

اس حدیث کو فضائل حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے باب مین ذکر کیا ہے وہ حدیث یہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا ایک روز صبح کو اپنی دولت سرا سے باہر تشریف لائے اس حال سے کہ آپ سیاہ بالون کا ایک نقشدار کمل اوڑھے ہوئے تھے ناگاہ حضرت حسنؑ آئے کمل مین داخل کرلیا۔ پھر حسین بن علی آئے وہ بھی اوس کمبل مین چلے گئے۔ پھر جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا آئین اونکو بھی آنحضرت نے کمبل مین داخل کرلیا۔ پھر فرمایا انما یرید اللہ لیذھب الخ

(۱۴) مولوی حسن الزمان خانصاحب اپنی کتاب قول مستحسن ص۲۰۲ مین لکھے ہین

ولابن ابی حاتم بسند صحیح عن العوام بن حوشب عن ابن عم له قال دخلت مع ابی علی عائشۃ فسالتها عن علی فقالت سألتنی عن رجل من احب الناس الی رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم وکانت تحته ابنته وهی احب الناس لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم دعا علیًّا وفاطمة وحسنا وحسینا والقی علیهم ثوبا فقال اللّٰهم هولاء اهلبیتی فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا قد نوت منه فقلت یارسول اللہ وانا من اهلبیتك فقال تنحی فانك علی خیر۔ ابن ابی حاتم سے بسند صحیح روایت ہے عوام بن حوشب سے وہ اپنے ابن عم سے کہ ہم اپنے باپ کے ساتھ خدمت عائشہ مین حاضر ہوئے۔ اور علی کے بارے مین سوال کیا تو عائشہ نے کہا تو ایسے شخص کی نسبت سوال کرتا ہے جو سب سے زیادہ محبوب تھا رسول اللہ کا اور حضرت کی بیٹی اونکی زوجیت مین تھین ہمنے خود رسول اللہ کو دیکھا کہ اونھون نے علیؑ۔ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ کو بلایا اور ایک کپڑا اونپر ڈال کر کہا کہ خداوندا یہی میرے اہلبیت ہین تو اونسے ہر رجس کو دور کر اور پورے طور پر پاک کر عائشہ کہتی ہین کہ ہم نزدیک گئے اور کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپکے اہلبیت سے ہین حضرت نے فرمایا دور ہو جا تو خیر پر ہے۔ اگر جناب عائشہ صاحبہ اہلبیت رسول سے ہوتین تو سوال کی ضرورت نہ تھی اور

رسول اللہ یہ نفرماتے دور ہوجا پھر ازواج اہلبیت مین کیسے داخل
ہوسکتی ہین۔ اسکے بعد مولوی حسن الزمان صاحب لکھتے ہین وبالجملة فا
لخبر صحیح علی اصل الحنفیه وابن خزیمه وابن حبان والحاکم وقد
التزم ابن ابی حاتم نے التزام کیا ہے کہ اونھین حدیثون کو لکھین
جو اصح ہون یعنی صحیح ہی نہ ہون بلکہ اصح ہون (۱۵) پھر مولوی صاحب
لکھتے ہین وللترمذی مصححا وابن جریر وابن المنذر والحاکم مصححا علی
شرط الشیخین وابن مردویه والبیهقی من طرق عن ام سلمه قالت
ان هذه الایته نزلت فی بیتی انما یرید الله لیذهب عنکم
الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا وفی البیت رسول الله وعلی
وفاطمه والحسن والحسین ع فجللهم رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
بکساء کان علیه ثم قال اللهم هولاء اهلبیتی فاذهب عنهم الرجس
وطهرهم تطهیرا۔ فقلت وانا معهم یا رسول الله قال انک
علی خیر انت من ازواج رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
ولفظ الترمذی فی ما جاء فی فضل فاطمه علیها السلام اهلبیتی
وحامتی قال وهو حسن شیء روی فی هذا الباب ولفظ الحاکم
وغیره انک الی خیر وهولاء اهلبیتی وفی روایة للطحاوی قالت
فوددت انه قال نعم فکان احب الی مما تطلع علیه الشمس و
تغرب ولابن جریر عن حکیم بن سعد قال ذکرنا علی بن ابیطالب
عند ام سلمه فقالت فی بیتی نزلت انما یرید الله الایه جاء النبی
صلی الله علیه واله وسلم الی بیتی فقال لاتاذنی لاحد فجاءت
فاطمه لم استطع ان احجبها عن ابیها ثم جاء الحسن فلم استطع
ان امنعه ان یدخل علی جده وامه وجاء الحسین فلم استطع
ان احجبه فاجتمعوا حوال النبی صلی الله علیه واله وسلم علی بساط

فجللهم نبی الله صلی الله علیه واله وسلم بکساء کان علیه ثم قال
اللّٰهم هولاء اهلبیتی فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا فنزلت
هذه الایه حین اجتمعوا علی البساط فقلت یارسول الله وانا قالت
فوالله ما انعم وقال انك علی خیر وسنده حسن الا ان فیه
عبد الله بن عبد القدوس وهو ان ای بالرفض فهو صدوق
غیره واعیه وللطحادی عن ام سلمه رضی الله عنها ان رسول الله
صلی الله علیه واله وسلم جمع علیا وفاطمه والحسن والحسین ثم
ادخلهم تحت ثوبه وقال اللّٰهم هولاء اهلی وفی روایته ف
للکلاباذی دخول جبرئیل ومیکائیل تحت الثوب تبرکا بهم
وللترمذی وابن جریر والطحادی والطبرانی وابن مردویه
عن عمر بن ابی سلمه ربیب رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
قال نزلت هذه الایه علی النبی صلی الله علیه واله وسلم قال
نزلت هذه الایة علی النبی صلی الله علیه واله وسلم قال نزلت هذه
الایه علی النبی انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت وهو
فی بیت ام سلمه فدعا فاطمه وحسنا وحسینا فاجلسهم بین یدیه
ودعا علیا فاجلسه خلف ظهره ثم جللهم جمیعا بالکساء ثم قال
اللّٰهم هولاء اهلبیتی فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا قالت
ام سلمه وانا معهم یا نبی الله ولفظ الطحادی اللّٰهم جعلنی
منهم قال انت علی مکانك وانك علی خیر یعنی امام ترمذی نے اسکو
صحیح کہا ہے ابن جریر ابن منذر حاکم نے بھی صحیح کہا ہے بشرط شیخین ابن
مردویہ بیہقی نے چند طرق سے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ یہ
آیہ ہمارے گھر مین نازل ہوا اور وہان رسول اللہ علی و فاطمہ حسن حسین
موجود تھے تو حضرت نے ایک کساء بچھا لیا اور فرمایا خدایا یہی ہیں

ہمارے اہلبیت ہین اپنے ہر ہر جس کو۔ ور کہ ام سلمہ نے عرض کیا ہم بھی اونکے
ساتھ ہین حضرت نے فرمایا تو خیر پر ہے مگر تو ازواج نبی سے ہے اور
ترمذی کا لفظ یہ ہے ماجاء فی فضل فاطمہ اور اوسی مین فرماتے ہین۔
اھلبیتی خاصتی اور کہا یہ سب سے بہتر ہے جو اس بارے مین وارد ہے
اور حاکم کی روایت مین ہے کہ حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا تو خیر پر ہے
اور یہ لوگ ہمارے اہلبیت ہین۔ اور روایت طحاوی مین ہے کہ ام سلمہ
کہتی ہین ہمکو اسکی تمنا تھی کہ حضرت فرماتے ہان تو یہ کلمہ ہمارے لیے بہتر ہوتا
اون جملہ چیزون سے جنپر آفتاب نے طلوع یا غروب کیا اور ابن جریر کی یہ روایت
ہے کہ ام سلمہ کے گھر مین ہملوگ ذکر علی ابن ابیطالب کر رہے تھے کہ ام سلمہ نے
کہا کہ یہ آیہ ہمارے گھر مین نازل ہوا حضرت نے ہمسے کہا تھا کسی کو نہ آنے
دینا اتنے مین فاطمہ آئین اور ہم نہ روک سکے پھر حسن وحسین آئے اور سب آکر
حضرت کے پاس مجتمع ہو گئے ایک بساط پر پھر حضرت نے سب کو کسا مین
چھپا لیا اور فرمایا اللھم ھولاء اھلبیتی خداوندا یہی میرے اہلبیت ہین
اسپر مین (ام سلمہ) نے عرض کیا کہ ہم بھی۔ تو ام سلمہ کہتی ہین کہ حضرت نے فرمایا
کہ ہان اور فرمایا کہ تو خیر کی طرف ہے اس حدیث کی سند حسن ہے عبد اللہ
بن عبد القدوس راوی اگرچہ رفض کیطرف منسوب کیا گیا ہے مگر وہ صدوق ہے،
اور غیر واعیہ طحاوی نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے ان حضرات
کو داخل کسا کر کے فرمایا اللھم ھولاء اھلبیتی دوسری روایت
مین اونکی اور کلابادی کی ہے کہ حضرت جبریل اور میکائیل بھی بغرض تبرک
اس کسا مین داخل ہوئے۔ ترمذی۔ ابن جریر۔ طحاوی۔ طبرانی۔ ابن مردویہ
نے عمر بن ام سلمہ ربیب رسول اللہؐ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیہ نازل ہوا
رسول اللہ پر خانہ ام سلمہ مین تو حضرت نے ان حضرات کو بلا بھیجا جناب امیرؑ
کو اپنی پشت پر بٹھایا اور سب کو کسا اوڑھا کر فرمایا خداوندا یہی میرے

اہلبیت ہین تو انکے ہر رجس کو دور کر ام سلمہ نے عرض کیا یا حضرت مین بھی انکے ساتھ ہون
اور روایت طحاوی مین ہے کہ ام سلمہ نے کہا خدایا ہمکو بھی ان مین داخل کر حضرت نے
کہا تو اپنے مکان پر ہے اور تو خیر پر ہے پھر صفحہ ۲۰۴ و صفحہ ۲۰۵ پر خطیب و ابن مردویہ
ابوسعید خدری سے روایتین لکھی ہین جو اسی مضمون کی ہین کہ رسول خدا نے انھین
خمسہ نجبا کو اہلبیت فرمایا اور حضرت ام سلمہ کو خارج از اہلبیت فرما دیا صفحہ ۲۰۶ مین
پھر یہ تصریح الفاظ ہین فقلت یارسول اللہ وانا منہم قال لا وانت علی خیر
ام سلمہ نے کہا ہم بھی انھین لوگون سے ہین تو حضرت نے فرمایا نہین تو خیر پر ہے صفحہ ۲۰۸
مین ہے قالت فقال قومی فتنحی عن اہلبیتی قالت فقمت البیت قریبا حضرت
نے ام سلمہ سے فرمایا ہمارے اہلبیت سے کنارے ہو جا ام سلمہ کہتی ہین کہ مین الگ
ہوگئی اور مکان مین ان لوگون کے قریب ہی رہی ۔ مولوی حسن الزمان صاحب ۲۲۴
مین مذہب جمہور لکھتے ہین ۔ ولابن سعد والبزار وابن ابی حاتم والطبرانی و
ابن مردویہ عن الحسن بن علی فی فضلہ قال ونحن اہل البیت الذین قال
اللہ انما یرید اللہ الایہ والرواۃ فیہ ثقات ولابن جریر عن ابی الدیلم
قال قال علی ابن الحسین لرجل من اہل الشام اما قرأت فی الاحزاب انما
یرید اللہ الایہ قال ولانتم ہم قال نعم ومن ہنا قد اختار ہذا القول
جمہور المحدثین لورودہ فیما علمنا عن اربعۃ عشر صحابیا فیہم اہل البیت
علی والحسن والحسین وعبد اللہ بن جعفر وابن عباس اُخرا و عائشۃ وام
سلمہ وابنہا و واثلہ وانس وسعد وابی سعید وابی الحمراء ومعقل رضی اللہ
تعالی عنہم من غیر خلاف عن غیرا و لئک الاسلاف فیہ فعن جماعۃ من
ائمۃ الاخلاف منہم زین العابدین والباقر والصادق ومجاہد وقتادۃ
صفحہ ۲۲۵ ابن سعد بزار ۔ ابن ابی حاتم ۔ طبرانی ۔ ابن مردویہ حسن سے روایت کرتے ہین
کہ فرمایا کہ ہم وہی اہلبیت ہین جنکے بارے مین خدا نے فرمایا انما یرید اللہ الایہ امام زین
العابدین نے ایک شامی سے فرمایا کہ تو نے سورہ احزاب نہین پڑھا ہے اوس مین یہ

انما یرید اللہ سے ہلوگ مراد ہین۔ اسیوجہ سے جمہور محدثین نے یہی اختیار
کیا ہے کہ مراد اہلبیت سے یہی لوگ ہین کیونکہ جہانتک ہملو معلوم ہے چودہ صحابی
اسکے راوی ہین جس مین اہلبیت اور غیر اہلبیت داخل ہین علی حسن حسین عبد اللہ بن
جعفر۔ ابن عباس آخر ہین عائشہ۔ ام سلمہ۔ واثلہ۔ انس۔ سعد۔ ابی سعید۔ ابی الحمرا۔ معقل
رضی اللہ عنہم یہ تو اسلاف سے ہین اور آئمۂ اخلاف سے زین العابدین۔ محمد باقر۔
جعفر صادق۔ مجاہد۔ قتادہ ہین۔ اوسی قول مستحسن ؎ مین ہے وبالجملۃ فالباس
العبا ہولاء الملاقہ با منہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ نوع من التصرف فیھم
بمعنی الایۃ الکریمۃ خاصا بھم مقرونا بالدعاء علی ما ھو من داب الانبیاء الخ
عبا جو حضرت نے اپنے ان اقربا کو اوڑھا یا تو یہ ایک طرحکا تصرف خاص نہاان حضرت
کے ساتھ نسبت آیہ کریمہ اور مقرون تہا دعا کے ساتھ جیساکہ داب انبیا ہے اور اونکی
آداب سے ہے تصرف ہین (۱۵) ہان زید بن ارقم کے دو قول ضرور ہین جو بظاہر
ایک دوسرے کے مخالف ہین سراج الوھاج شرح مسلم مین ہے وذکرہ النووی
فی باب فضائل علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ عن یزید بن حنان
قال انطلقت انا وحصین بن سبرۃ وعمر بن مسلم الی زید بن ارقم الخ
یعنی حصین نے زید بن ارقم سے دریافت کیا کہ حضرت کے اہلبیت کون لوگ ہین
کیا آپکی ازواج ہین زید نے کہا لا ایم اللہ نہین قسم خدا کی زوجہ اہلبیت مین
نہین ہے اس سے ازواج خارج ہین دوسرا قول اسی روایت مین ہے
کہ جب زید بن ارقم سے دریافت کیا گیا کہ حضرت کے اہلبیت کون لوگ ہین کیا
حضرت کی بیبیان حضرت کی اہلبیت نہین زید نے کہا نسائہ من اھلبیتہ
ولکن اھلبیتہ من حرم الصدقہ بعدہ یعنی نساء اہلبیت ہین مگر اہلبیت آنحضرت
کے وہ لوگ ہین جنپر صدقہ حرام کیا گیا ہے۔ جبکہ دیگر روایتون مین صریحاً اہلبیت سے
ازواج خارج کردیگئی ہین تو زید کا متناقض کلام کیا مفید ہوسکتا ہے ایک مین تو
یہ ہے کہ قسم خدا کی زوجہ اہلبیت مین نہین ہے دوسری مین ہے کہ نساء آنحضرت

آپکے اہلبیت ہین مگر آپکے اہلبیت تو وہی ہین جنپر صدقہ حرام کیا گیا ہے قول زید مین
استدراک یون کیا کہ لیکن اہلبیت تو وہی ہین جنپر صدقہ حرام ہے ایسے ہی موقع پر لیکن
بولا جاتا ہے جہان پہلے کلام مین کچھ کمزوری یا غلطی ہوگئی ہو۔ اگر یہ مطلب نہ ہوگا
تو کلام زید بن ارقم بے معنی ہو جائیگا کہ ایک ہی کلام مین ازواج کیلئے اہلبیت ہونیکا
اقرار بھی کرتے ہین اور اوسی کلام مین نفی نہین بھی کرتے ہین۔ دوسرے صاحب
عکرمہ ہین قول مستحسن مین ہے قال عکرمۃ من شاء باھلتہ انہا نزلت فی ازواج
النبی وکلابن جابر والواحدی عنہ انہ کان ینادی فی السوق انما یرید اللہ
الآیہ نزلت فی نساء النبی خاصۃ ص۴۱۱ عکرمہ نے کہا یہ آیہ ازواج نبی کے بارے مین
نازل ہوا جو شخص چاہے ہمسے مباہلہ کرے ابن جریر و واحدی ناقل ہین کہ عکرمہ نے
بازار مدینہ مین چھ مہینہ تک آوازدی کہ یہ آیہ ازواج نبی کے بارے مین نازل ہوا قول
مستحسن مین عکرمہ کی بابت لکہا ہے اذ ھو متھم بالنصب والکذب والحق الصدق
وکان نسبۃ النصب الیہ لغلوہ فی ھذ الخ ص۴۱۱ مین قول عکرمہ کسی طرح قابل قبول
نہین کیونکہ وہ متہم بنصبیت (خارجیت) اور نسبت خارجیت اوسکی طرف اسیوجہ سے ہے
کہ وہ بہت غلو کرتا تھا۔ (۸) تحقیق اہلبیت بروئے قرآن پ۲۰ ع۴ وحرمنا علیہ
المراضع من قبل فقالت ھل ادلکم علیٰ اھلبیت یکفلونہ لکم وھم لہ ناصحون
فرددناہ الی امہ کی تقر عینہا ولاتحزن ولتعلم ان وعد اللہ حق ولکن
اکثرھم لایعلمون یعنی ہمنے موسیٰ پر دودہ پلانے والی دایون کے دودہ کو حرام
کردیا تھا تو حضرت موسیٰ کی بہن نے کہا کہ مین تمہین ایسے گھر والے (خاندان) بتاؤن
کہ اس بچہ کی کفالت کرین اور وہ اسکے خیرخواہ ہون پس اسطرح موسیٰ کو ہمنے اونکی
مان تک پہونچایا کہ آنکھین اونکی ٹھنڈی ہون اور غم نہ کھائین اور معلوم کرین کہ خدا کا
وعدہ سچا ہے مگر اکثر لوگ نہین جانتے یہانپر اہلبیت کا اطلاق زوجہ کیلئے نہین ہے
کیونکہ ابھی تو حضرت موسیٰ نے مان کا دودہ بھی نہین پیا تھا پھر اونکی زوجہ کہان سے
آئین جو اہلبیت بن سکتین اسی طرح آیہ انما یرید اللہ نے ازواج کو خارج کردیا

وہان مان بہن اہلبیت بیبیان بیٹی داماد اور اونکی اولاد (نواسونکو) اہلبیت کہا
گیا جیسے نص رسول ہے کہ یہی لوگ اہلبیت ہین۔ ایک مقام پر ہے کہ فرشتون نے
ساری سے کہا قالوا اتعجبین من امر اللہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت
انہ حمید مجید سورہ ہود پ ۱۲ ع ۷ حضرت ساری کو حضرت ابراہیم کا اہلبیت
جو کہا گیا ہے اسکی توجیہ صواعق محرقہ ص ۱۴۲ مین موجود ہے واما قولہ تعالی حکایۃ عن الملائکۃ
رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت فلابراہیم علی نبینا والہ وعلیہ التسلیم
کما ذکرہ مقدما قدوۃ الشافعیہ شیخ الحاکم وامثالہ الحافظ الفقیہ القاضی
ابوعبد اللہ الحسین البخاری الحلیمی والشیخ یوسف بن الحسین الاردبیلی
صاحب الازہار والانوار فی شرح المصابیح وغیرہما فقولہم اتعجبین
من امر اللہ انکار لفظ القول سارۃ ءالد وانا عجوزہ وقولہم ہذا خطابا
لابراہیم مورد ہم الاصل الاول فی خطابہم انکار معنی لقولہا وھذا
بعلی شیخا والکمال لما اجابوہ بہ لقولہ سابقا ابشرتمونی علی ان مسنی الکبر
فبم تبشرون اولہ ولہا تغلیبا وتبعا وھو الاعدل بناء علی انہ تعلیل
لانکار تعجبہا وانہ ھو الاصل فی رحمۃ اللہ وبرکاتہ ولن اذکر الضمیر علی
ان رب البیت کما فی خبر کعب بن عجرۃ للحاکم یا رسول اللہ کیف الصلوۃ
علیکم اہل البیت وخبر علی فی مسندہ للنسائی وخبر ابی ھریرۃ لابی
داؤد اذا صلی علینا اہل البیت وخبر علی للطیالسی وابن ابی شیبہ و
ابن ماجہ وابی یعلی والطبرانی وابی نعیم والمستغفری المہدی منا اہل البیت
وخبر ابن مسعود لعبد اللہ وعثمان ابن ابی شیبہ وابن ماجہ وابن
ابی عاصم فابی الشیخ فالبغوی فی المعالم والطبرانی فی الاوسط و
ابی نعیم فی الرد علی من زعم ان المہدی ھو المسیح وابن الاخضر انا
اہل البیت اختار اللہ لنا الاخرۃ علی الدنیا وغیرہما مما یتواتر بہذا
اللفظ وھو اولی وحولا بہم منہ فی الامتنانا امنہ امینہ ای لقولہ تعالی

هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم هذا مع علام النسبة فی جملة
الرتبة معه لاحد من الامة نعم هو لا یدخل اذا اضیف الیه البیت او
الاهل او الآل الا مجازا او هو ظاهر کما فی حدیث حسن عن الامام الحسن
انا آل محمد لا تحل لنا الصدقة وکذا قوله تعالیٰ عن اخت موسی هل ادلکم علی
اهل بیت یکفلونه لکم وهم له ناصحون برجع ترابیه الی ابویه ولحنة
تعظیما الامر کفالته ترغیبا لآل فرعون الیه لا الی نفس الا صاحب لها ولا
ربیه فی صحة نسبة الکفالة والنصیحة الی جمیعهم وان کان الا هم منادرة
الی امه کی تقر عینها ولا تحزن ولتعلم ان وعد الله حق تکون معاملة
الله فیه معها فذلک لا ینافیها مع ان کلیهما لیس من اهل بیت الرجل علی
زوجته الاجنبی علی قول ان سارة کما عزاه الواحدی للمفسرین بنت
عم الخلیل وان ام موسی کانت من بنی اسرائیل فبطل قول الواحدی
الاول قالوا وفی هذا دلیل علی ان ازواج النبی صلی الله علیه واله وسلم
من اهل بیته تکذیبا لمن انکر ذلک لان الملئکة خاطبوا سارة باهل
البیت وسموها اهل بیت ابراهیم انتهی ص۲۱۲ کہ قصہ سارا مین جو فرشتون نے
اہل البیت کہا تو اسکا تعلق حضرت ابراہیم سے ہے چنانچہ سب سے پہلے اس کی
تصریح کی ہے قدوہ شافعیہ شیخ حاکم نے اور او سکے امثال سے حافظ فقیہ قاضی
ابو عبداللہ الحسین بخاری حلیمی اور شیخ یوسف بن حسین اردبیلی مصنف ازہار وانوار نے
شرح مصابیح وغیرہ مین تو فرشتون نے جو تعجبین من امر اللہ کہا تو اس مین انکار
ہے قول حضرت سارا کا لفظا جنھون نے کہا تھا ءالد وانا عجوز گیا ہمین لڑکا ہو گا۔
حالانکہ ہم بڑھیا ہین مگر خطاب فرشتونکا حضرت ابراہیم سے ہے کیونکہ وہی مورد ہین
اور اصل اول ہین اور معنی انکار ہے اونکے اس قول کا جو سورہ حجر مین ہے (قالوا
لا توجل بنشرک بغلام علیم قال ابشرتمونی علی ان مسنی الکبر فبم تبشرون
قالوا بشرناک بالحق فلا تکن من القانطین پ۱۴ ع ۸) فرشتون نے کہا تم خوف

نکرو کہ ہم تم کو ایک بڑے صاحب علم لڑکے کی بشارت دیتے ہین تو (ابراہیم) نے کہا
کہ میرے بوڑھے ہونے پر یہ بشارت دیتے ہو یہ کیسی خوشخبری ہے فرشتون نے کہا
ہمنے یہ سچی بشارت دی ہے تم مایوس نہ ہو (جس سے معلوم ہوا کہ اس بشارت کا تعلق
ابتدا ہی سے حضرت ابراہیم سے ہے اور حضرت ابراہیم نے پہلے اس سے تعجب ظاہر
کیا لہذا اس جملہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت سے لفظا انکار سارا کا جواب ہی
اور معنًی انکار حضرت ابراہیم کے تعجب کا) غرض چونکہ حضرت ابراہیم اصل اور مورد اول ہین
لہذا اصل تخاطب اوہیمن سے ہے یا حضرت ابراہیم اور حضرت سارا دونون سی ہے
بنابر تغلیب وتبعیت اور یہی انسب ہے۔ کیونکہ تعجب دونوکو ہوا تہا جسکا جواب
فرشتون نے دیا اور حضرت ابراہیم ہی اصل ہین۔ رحمت اللہ وبرکاتہ مین اسیوجہ سے
ضمیر مذکر لائی گئی علیکم) حالانکہ جو بزرگ خاندان ہوتا ہے وہ فرد اول ہے اہلبیت کا
جیساکہ حدیث کعب بن عجرہ مین ہے بروایت حاکم کہ رسول اللہ سے پوچھا کیف
الصلوۃ علیکم اھل البیت جس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ داخل اہلبیت ہین)
اور حدیث جناب امیر ہے نسائی مین اور خبر ابوہریرہ سے ابو داؤد مین کہ حضرت
نے فرمایا اذا صلی علینا اھل البیت جس سے خود آنحضرت کا داخل اہلبیت ہونا
بدیہی ہے اسی طرح حدیث جناب امیرؑ ہے مسند طیاسی ابن ابی شیبہ۔ احمد ابن ماجہ
ابویعلی طبرانی۔ ابونعیم مستغفری مین کہ حضرت نے فرمایا المہدی منا اھل البیت
اسی طرح حدیث ابن مسعود۔ عبداللہ عثمان پسران ابوشیبہ ابن ماجہ ابن ابی عاصم
ابوالشیخ البغوی نے معالم مین اور طبرانی اوسط مین اور ابونعیم رد مین او نکے جو گمان کرتے
ہین کہ مہدی وہی مسیح ہین اور روایت ابن الاخضر ہے انا اھلبیت اختار اللہ
لنا الاخرۃ علی الدنیا غرض روایات متواترہ سے ثابت ہے کہ حضرت داخل اہلبیت
ہین (تو اوسی طرح اگرچہ بظاہر خطاب حضرت سارا سے ہے مگر اصلا حضرت ابراہیمؑ
مخاطب ہین) اور جب آنحضرت آیہ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم امتہ
امیتہ مین داخل ہین باوصفیکہ اونسے حضرت کو کسی طرحکی نسبت نہین تو داخل۔

اہلبیت ہونا بدرجہا اولی ہے ہاں جب بیت کی نسبت آنحضرت کی طرف ہو گی یا اہل
وال کی تو البتہ آنحضرت اوس مین نہ داخل ہونگے جیساکہ حدیث امام حسن مین ہے
کہ حضرت نے فرمایا انا آل محمد لا تحل لنا الصدقۃ اسی طرح آیہ ادلکم علی
اھلبیت یکفلونہ لکم و ھم لہ ناصحون کہ بوزیہ اسمیں حضرت موسی کے والدین
اور بہن سب داخل ہین - مگر چونکہ آل فرعون کو رغبت دلانا تھا ایکایسے شخص کی
طرف جسکا کوئی بظاہر والی و وارث نہ تھا اسلئے ذکر کیا اگرچہ مقصود اصلی مادر موسی
کے پاس اونکا آنا تھا مگر نسبت کفالت سب کی طرف برابر ہے غرض مع ان کلیما
لیس من اطلاق اھلبیت الرجل علی زوجتہ کالاجنبیہ کی طرح دیکھو تو ان آیات
مین اہلبیت کا اطلاق زوجہ اجنبیہ پر کہین نہین کیونکہ اگر حضرت سارا کی نسبت فرض
بھی کیا جائے تو وہ بنت عم تھین حضرت ابراہیم کی اور مادر موسی بمنزلہ اونکے باپ کے
تھین بنی اسرائیل سے غرض واحدی نے جو آیہ حضرت ساری کیلئے استدلال کیا تھا کہ
اہلبیت کا اطلاق زوجہ پر ہوتا ہے اوسکا ابطال بخوبی ظاہر ہوا - لفظ اہلبیت کے معنی
خاص ہین جسکو صاحب مصباح منیر نے کہا ہے الاصل فیہ القرابۃ یعنی حقیقۃ
یعنی حقیقتاً اطلاق اہلبیت کا اوسپر ہوتا ہے جو قرابتدار ہون اس آیہ تطہیر مین اہل
البیت بمعنی اہل الطہارت والعصمت جو مفہوم آیہ تطہیر ہے وہ صرف پنجتن پاک ہین
صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۲۷۸ قال حدثنا یزید بن الایات قال حدثنا حسان
بن ابراھیم بن سعید ھو ابن مسروق عن یزید بن حیان عن زید
بن ارقم قال قال رسول اللہ صلعم انی تارک فیکم الثقلین احدھما
کتاب اللہ ھو حبل اللہ من اتبعہ کان علی الھدی ومن ترکہ کان
علی ضلالۃ وفیہ من اھلبیتہ نساءہ قال لا ایم اللہ ان المراءۃ تکون
مع الرجل العصر ثم الدھر ثم یطلقھا فترجع الی اھلھا و قومھا اھلبیتہ
اصلہ وعصبتہ الذین حرموا الصدقۃ بعدہ صحیح مسلم صفحہ ۲۸۰ یعنی یزید بن حیان نے
زید بن ارقم سے روایت کی ہے اونہون نے کہا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ مین

تم مین دو بڑی چیزین چھوڑے جاتا ہون ایک کتاب خدا ہے جو اوسکی متابعت کریگا
وہ ہدایت پر ہوگا اور جو اوسے ترک کریگا گمراہ ہوگا اور اسی روایت مین یہ بھی ہے
کسی نے کہا کون لوگ رسول اللہ کے اہلبیت ہین۔ کیا آنحضرت کی ازواج اہلبیت
سے نہین ہین کہا نہین قسم خدا کی عورت تو عصر تک پھر ایک زمانہ تک مرد کے ہمراہ
رہتی ہے پھر وہ اوسے طلاق دیدیتا ہے تو اپنے اہل و قوم کی طرف لوٹ جاتی
ہے اہلبیت آنحضرت کے آپکے اہل اور قرابتداران ہین جنپر صدقہ حرام ہے
بعد آپکے اس روایت مین ازواج کے داخل اہلبیت نہ ہونیکی دلیل بھی بیان
کردی ہے۔ دوسری روایت اسی صحیح مسلم مین ہے حدثنی زہیر بن
حرب و شجاع بن مخلد جمیعا عن ابن علیہ قال زہیر حدثنا اسمٰعیل
بن ابراہیم حدثنی ابو حیان حدثنی یزید بن حیان قال انطلقت
انا وحصین بن سبرہ وعمر بن مسلم الی زید بن ارقم فلما جلسنا الیہ
قال لہ حصین لقد لقیت یا زید خیرا کثیرا رایت رسول اللہ صلعم سمعت
حدیثہ وغزوت معہ وصلیت خلفہ لقد لقیت یا زید خیرا کثیرا حدثنا
یا زید ما سمعت من رسول اللہ قال یا ابن اخی واللہ لقد کبرت
سنی وقدم عہدی ونسیت بعض الذی کنت اعی من رسول اللہ صلعم
فما حدثتکم فاقبلوہ وما لا فلا تکلفونیہ ثم قال قام رسول اللہ
صلعم یوما فینا خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی
علیہ ووعظ ثم قال اما بعد الا ایہا الناس فانما انا بشر یوشک
ان یاتی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم الثقلین اولہما کتاب
اللہ فیہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب
اللہ ورغب فیہ ثم قال واہلبیتی اذکرکم اللہ فی اہلبیتی اذکرکم
اللہ فی اہلبیتی فقال حصین ومن اہلبیتہ من حرم الصدقہ بعدہ صحیح
مسلم جلد ۲ صفحہ [illegible] غور کیجئے کہ حصین نے زید بن ارقم سے کہا کہ اے زید کیا آنحضرت

بیویان اہلبیت مین نہین ہین کہا کہ بیویان تو گہر والیان ہین مگر اہلبیت حضرت کے
وہی ہین جنپر صدقہ حرام کیا گیا۔ ابوجہل بھی قرابتدار تہا مگر وہ اہلبیت مین نہین ہے
تو حضرت علی کے بہائی طالب، عقیل جعفر اہلبیت نہین ہین ایسے ہی جناب عباس
بھی اہل الطہارت نہین ہوسکتے خود حضرت عبداللہ ابن عباس سے حدیث رسول
اللہ تخصیص خمس کہا موجود ہے تو پہر بنی عباس کیسے داخل اہلبیت ہوسکتے ہین۔
ازواج اہل الطہارت ہرگز نہین ہوسکتین خصوصًا وہ جنکی واسطے اہلسنت کو شان
ہے کیونکہ سورہ تحریم مین ہے ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما تم دونون
(بیویون کے) دل ٹیڑہے ہوگئے ہین پہر کیا ممکن ہے کہ خدا ایسی عورتون کی
یہ تعریف کرے انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم
تطہیرا جنکو اللہ طاہر کرے وہ مصداق صغت قلوبکما بھی ہون کونسی عقل ایسی
ہوسکتی ہے جو عورت مرد میدان بنکر وصی خلیفہ رسول سے مقابلہ و محاربہ کرے
اور ہزارون صحابہ کی خونریزی کا باعث ہو اہلبیت کی جانب انکی وہ شان ہے کہ خود رسول
اکرم سے حدیث ہے عن انس بن مالک قال رسول اللہ نحن اھلبیت
لا یقاس بنا احد فردوس الاخبار امام دیلمی یعنی انس بن مالک سے مروی ہے
کہ فرمایا رسول نے ہم اہلبیت ہین ہملوگون پر کسی دوسرے کا قیاس نہین ہوسکتا۔
اور انہ حدیث مندرجہ تحفہ اثنا عشریہ باب چہارم ص۲۰۱ انی تارک فیکم الثقلین
ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی کتاب اللہ وعترتی اھلبیتی ذرا غور
تو کیجئے کہ تمسک مین اہلبیت کا وہی درجہ ہے جو قران کا ہے کہ دونون کے حکم کا
ماننا تمامی امت پر فرض ہے پہر یہ درجہ بجز خمسہ نجبا طاہرین علیہم السلام اور ادکے
بعد ائمہ طاہرین کے سوا جو ہم صفات خمسہ نجبا ہوئے اور کس شخص کو مل سکتا ہے
جنکا حکم ویسا ہی ناطق سمجہا جاوے جیسا کہ قران کا ہے نہ کبھی اصحاب رسول صلعم
نے ازواج سے کسی مسئلہ کا فیصلہ لیا نہ ازواج کو کسی نے بھی حاکم امت یا ہادی
اپنا مانا ہے نہ رسول اللہ نے کبھی یہ ہدایت کی جنگ جمل سے یہ راز پورا ظاہر ہوچکا ہے

فیصلہ قرآنی ہے عسیٰ ربہ ان طلقکن ان یبدل خیرا منکن اگر خدا و رسول تمکو طلاق دے تو بہت جلد وہ تمسے بہتر بدل دیگا پھر ازواج کیسے اہل الطہارت ہوسکتی ہیں۔ اشتہار نور الابصار چیلنج نمبر ۲ امام فاطمی النسل و دیگر بنی فاطمہ و حضرت عباس عم رسول اللہ اور بنی عباس کو مطہر نہیں لکھا بلکہ "ازواج مطہرات نبوی" لکھا ہے اس سے عملی طور پر سوائے ازواج کے اور کسی کو آیہ تطہیر کا مصداق قرار نہیں دیا اگر کوئی اہلسنت قرآن کریم و احادیث صحیحہ نبویہ متصلہ مرفوعہ متواترہ سے قطعاً یہ بات ثابت کردے کہ رسول اللہ صلعم نے آیہ تطہیر کے مطابق ازواج کو مطہر فرمایا اور ازواج کو اپنی امت پر حاکم مقرر کیا ہو اور ازواج سے امت کو تمسک کا حکم دیا ہو تو ہر ایک مد کی بابتہ چھ چھ روپیہ حق المحنت ادا کرونگا۔ اشتہار نور الابصار کے نمبر ایک اور نمبر دو کو ملاکر غور کیا جاوے تو اور بھی حقیقت ظاہر ہوتی ہے بقول مشتہر صاحب خداوند عالم نے حضرات ثلثہ کو موعود خلیفہ رسول ظاہر کیا ہے رسول اللہ نے نعوذ باللہ اس آیت کا مطلب بھی نہ سمجھا اور تمسک اہلبیت کا حکم دیا جس سے حضرات ثلثہ مسلمہ طور پر علحدہ ہیں اور موعود خلفا کے سلسلے سے علی ابن ابیطالب کو مشتہر صاحب نے بالکل خارج فرمادیا تو اہلسنت کی وہ حدیث کہ تیس سال تک خلافت ہے اور پھر بادشاہت ہے خود بخود غلط ہوگئی طرفہ ماجرا ہے کہ اہل الطہارت جانشین رسول نہ ہوں اور جنکو مشتہر صاحب جانشین رسول مانتے ہیں وہ اہل الطہارت نہیں ہیں صاحبان فہم کو یہ اشارہ ہی کافی ہوگا ....

نمبر (۳) عبارت اعتراض نسبت حیات حضرت محمد بن الحسن العسکری علیہ السلام کے جاننا چاہئے کہ قرآن مجید سے ایک علم اجمالی یقینی حاصل ہوتا ہے (۱) الم ذلک الکتب لاریب فیہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ اسکی تفسیر خود حضرت نے فرمائی ہے فبعد لا ابنہ محمد یدعی والمھدی والقایم والحجۃ فیغیب ثم یخرج فاذا خرج ملاء الارض قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما طوبیٰ للصابرین

فی غیبتہ۔ طوبیٰ للمتقین الذین یؤمنون بالغیب وقال تعالیٰ اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون ینابیع المودۃ صفحہ ۲۷ یعنی حضرت نے جندل یہودی کو اسمائے دوازدہ امام بتلائے تو کہا کہ امام حسن عسکری کے بعد اونکے بیٹے محمد ہونگے جو مہدی وحجت وقایم ہین وہ غائب ہونگے پھر ظاہر ہونگے بعد ظہور وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دینگے جیساکہ ظلم وجور سے بھری ہوگی مژدہ ہے اون صابرین پر جو اونکی غیبت پر صبر کرتے ہین اور محبت پر قایم رہتے ہین اونہین کے وصف مین خدا فرماتا ہے ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب اور فرماتا ہے اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون چونکہ رسول اللہ نے ایمان غیب حضرت صاحب الامر کو اس آیہ کریمہ کا مصداق قرار دیا ہے لہذا کسی اہلسنت کو دم مارنیکی جگہ نہین ہے محمد بن عسکری کا پیدا ہونا اونکا غائب ہونا اور بعد غیبت پھر ظاہر ہونا زمین کو عدل وانصاف سے بھر دینا بعد اسکے کہ وہ ظلم وجور سے بھر گئی ہو یہ سب امور محمد بن الحسن العسکری کی وفات سے پہلے ہر مسلمان پر ماننا فرض ہے۔ اور جبکہ ہم دیکھ رہے ہین کہ روئے زمین پر ظلم وجور دن بدن بڑھ رہے ہین اور کوئی تغیر مبدل بہ امن ابھی تک نہین ہوا تو معلوم ہوا کہ عدل وانصاف حسب وعدہ رسولخدا روے زمین پر قایم نہین ہوا پس حیات اون حضرت کی ثابت ہے اور پیشین گوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پورا ہونا لازمی ہے (موجودگی اون حضرت کی بابت رسالہ تشحیذ الاذہان نمبر ۲ جلد ۱ ماہ جون درجکے جوابات رسالہ دلیل العرفان اور رسالہ صاحب العصر والزمان بجواب تحقیق آخرالزمان مین پورے طور پر شایع ہو چکے ہین) ....

سنہ ۱۹۱۵ء تحقیق امام آخرالزمان مین لکہا ہے۔ واضح ہو کہ امام غائب کی پیدایش سنہ ۲۵۵ھ مین ہے اور غیبت کبریٰ کا زمانہ سنہ ۳۳۰ھ سے شروع ہوتا ہے۔ اور حسب خبر مخبر صادق بعد غیبت ابھی تک ظہور نہین ہوا جو بالیقین ہوگا لہذا حیات اونکی ثابت ہے۔

(۲) دوسرا آیہ لیظہرہ علی الدین کلہ کہ خداوند عالم اپنے حبیب سے وعدہ کرتا ہے کہ اس دین اسلام کو کل ادیان پر غالب کریگا جو سورہ برائت پ۱۰۔ ع ۱۱۔ پ۲۶۔ ع ۱۲ سورہ فتح پ۲۸ ع ۸ میں ہے وعدہ الٰہی تو حق ہے اب دو ہی صورتیں ہیں یا یہ وعدہ پورا ہوگیا لیکن شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں قال اللہ تع لیظہرہ علی الدین کلہ واین وعدہ بنا بر حکمت الٰہی در زمان آنحضرت بظہور نرسید ملاحظہ ہو پیغام صلح مورخہ ۳ جمادی الاولی ۱۳۳۳ھ لہذا اس وعدہ کے پورا ہونیکا انتظار کیا جائے۔ جتنے فرقے مسلمانوں میں گذرے ہیں ان سب کا ایک مہدی پر ایمان ہے کہ وہ آیندہ زمانہ میں ظاہر ہونگے اور اوس وعدہ الٰہی کو پورا کرینگے اور دین اسلام ظاہر ہوگا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مہدی موعود کے وعدہ کو مع نام ونسب بتصریح صریح ظاہر فرمایا ہے کتاب ینابیع مولفہ شیخ سلیمان ص ۳۶۹

الباب السادس والسبعون فی بیان الائمۃ الاثنا عشر باسمائہم فی فرائد السمطین بسندہ عن مجاهد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قدم یہودی یقال لہ نعثل فقال یا محمد اسئلک عن اشیاء تلجلج فی صدری منذ حین فان اجبتنی عنہا اسلمت علی یدیک قال سئل یا ابا عمارۃ فقال یا محمد صف لی ربک فقال لا یوصف الا بما وصف بہ نفسہ وکیف یوصف الخالق الذی تعجز العقول ان تدرکہ والاوهام ان تنالہ والخطرات ان تحدہ والابصار ان تحیط بہ جل وعلا عما یصفہ الواصفون نائی فی قربہ وقریب فی نائہ هو کیف الکیف واین الاین فلا یقال لہ این هو وهو منقطع الکیفیۃ والاینونیۃ فهو الاحد الصمد کما وصف نفسہ والواصفون لا یبلغون نعتہ لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد قال صدقت یا محمد فاخبرنی عن قولک انہ واحد لا شریک لہ الیس اللہ واحد والانسان واحد فقال اللہ عز واحد حقیقی احدی المعنی ای لا جزء ولا ترکیب لہ والانسان واحد ثنائی المعنی مرکب من روح وبدن قال صدقت فاخبرنی عن وصیک

من هو فما من نبي الا وله وصي وان نبينا موسى بن عمران اوصى يوشع
بن نون فقال ان وصيي علي بن ابيطالب وبعده سبطاي الحسن والحسين
تتلوه تسعة ائمة من صلب الحسين قال يا محمد سمهم لي قال اذا مضى الحسين
فابنه علي فاذا مضى علي فابنه محمد فاذا مضى محمد فابنه جعفر فاذا مضى جعفر
فابنه موسى فاذا مضى موسى فابنه علي فاذا مضى علي فابنه محمد
فاذا مضى محمد فابنه علي فاذا مضى علي فابنه الحسن فاذا مضى الحسن
فابنه الحجة محمد المهدي فهؤلاء اثنا عشر قال اخبرني كيفية موت علي والحسن
والحسين قال يقتل علي بضربة على قرنه والحسن يقتل بالسم والحسين بالذبح
قال فاين مكانهم قال في الجنة في درجتي قال اشهد ان لا اله الا الله
وانك رسول الله واشهد انهم الاوصياء بعدك ولقد وجدت
في كتب الانبياء المتقدمة وفيما عهد الينا موسى بن عمران عليه السلام
انه اذا كان آخر الزمان يخرج نبي يقال له احمد ومحمد وهو خاتم
الانبياء لا نبي بعده فيكون اوصياؤه بعده اثنا عشر اولهم ابن
عمه وختنه والثاني والثالث كانا اخوين من ولده ويقتل امة النبي
الاول بالسيف والثاني بالسم والثالث مع جماعة من اهل بيته بالسيف
وبالعطش في موضع الغربة فهو كولد الغنم يذبح ويصبر على القتل لرفع
درجاته ودرجات اهل بيته وذريته ولاخراج محبيه واتباعه من النار وتسعة الاوصياء
منهم اولاد الثالث فهؤلاء الاثنا عشر عدد الاسباط قال اتعرف
الاسباط قال نعم انهم كانوا اثنا عشر اولهم لاوي بن برخيا وهو الذي
غاب عن بني اسرائيل غيبة ثم عاد فاظهر الله به شريعته بعد اندراسها
وقاتل قرسطيا الملك حتى قتل الملك قال كائن في امتي ما كان في بني اسرائيل
حذو النعل بالنعل والقذة بالقذة وان الثاني عشر من ولدي
يغيب حتى لا يرى ويأتي على امتي بزمن لا يبقى من الاسلام الا اسمه

ولا یبقی من القرآن الا رسمه فحینئذ باذن الله تبارك وتعالی بالخروج فیظهر الله الاسلام به ویجدده طوبی لمن احبهم وتبعهم والویل لمن بغضهم وخالفهم وطوبی لمن تمسك بهواهم فانشاء نعثل شعراً اسه

صلی الله ذو العلی علیك یا خیر البشر ‌ ‌ ‌ انت النبی المصطفی والهاشمی المفتخر،

بکم هدانا ربنا وفیك نرجوا ما امر ‌ ‌ ‌ ومعشر سمیتهم ائمة اثنا عشر،

حباهم رب العلی ثم اصطفاهم کدر ‌ ‌ ‌ قد فاز من والاهم وخاب من عادی الزهر

اخرهم یسقی الظما ‌ ‌ ‌ وهو الامام المنتظر،،

وعترتك الاخیار لی والتابعین ما امر ‌ ‌ ‌ من کان عنهم معرضاً فسوف تصلاه سقر

وفی المناقب عن واثلة بن الاصقع بن قرخاب عن جابر بن عبد الله الانصاری قال دخل جندل بن جنادة بن جبیر الیهودی علی رسول الله فقال یا محمد اخبرنی عما لیس لله وعما لیس عند الله وعما لا یعلمه الله فقال اما ما لیس لله شریك واما ما لیس عند الله فلیس عند الله ظلم للعباد وعما لا یعلمه الله فذلك قولکم یا معشر الیهود ان عزیر ابن الله والله لا یعلم انه له ولد بل یعلم انه مخلوقه وعبده فقال اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله حقاً وصدقاً ثم قال انی رایت البارحة فی النوم موسی بن عمران علیه السلام فقال یا جندل اسلم علی ید محمد خاتم الانبیاء واستمسك اوصیائه من بعده قال اوصیائی الاثنا عشر قال جندل هکذا وجدناهم فی التوراة وقال یا رسول الله سمهم لی فقال اولهم سید الاوصیاء ابو الائمة علی ثم ابناه الحسن والحسین فاستمسك بهم ولا یغرنك جهل الجاهلین فاذا ولد علی بن الحسین زین العابدین یقضی الله علیك ویکون اخر زادك من الدنیا شربة لبن تشربه فقال جندل وجدنا فی التوراة وفی کتب الانبیاء علیهم السلام ایلیا وشبرا وشبیرا فهذه اسم علی والحسن والحسین فمن بعد الحسین وما اسامیهم قال اذا انقضی

مدة الحسین والامام ابنه علی یلقب بزین العابدین فبعده ابنه محمد یلقب
بالباقر فبعده ابنه جعفر یدعی بالصادق فبعده ابنه موسی یدعی بالکاظم
فبعده ابنه علی یدعی بالرضا فبعده ابنه محمد یدعی بالتقی والزکی فبعده ابنه
علی یدعی بالنقی والهادی فبعده ابنه الحسن یدعی بالعسکری فبعده ابنه
محمد بالمهدی والقائم والحجة فیغیب ثم یخرج فاذا خراج یملاء الارض
قسطاً وعدلاً کما ملئت جوراً وظلماً طوبی للصابرین فی غیبته طوبی للمتقین
علی محبتهم اولئک الذین وصفهم الله فی کتابه وقال هدی للمتقین
الذین یومنون بالغیب ثم قال تعالی اولئک حزب الله الا ان حزب
الله هم الغالبون فقال جندل الحمد لله وفقنی بمعرفتهم ثم عاش الی
ان کانت ولادة علی ابن الحسین فخرج الی الطائف ومرض وشرب لبناً و
قال اخبرنی رسول الله ص ان یکون اخر زادی من الدنیا شربة لبن
ومات ودفن بالطائف بالموضع المعروف بالکوثر انتہٰی ملخصاً

خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ ایک یہودی جسکا نام نعثل تہا خدمت رسول مین حاضر ہوا
اور کہا ہمارے دلین کچہہ شکوک ہین اگر آپ انکو دفع کر دین تو مین اسلام لاؤن
حضرت نے فرمایا (اے ابو عمارہ سوال کرو تو سائل نے آنحضرت صلعم سے پہلے اوصاف
خداوند عالم کو دریافت کیا حضرت کے جواب پر کہا صدقت پہر وحدت اور لاشریک
لہ کے معنی کو پوچہا حضرت نے اوسکے معانی و مطالب بھی سمجہائے تو اوسنے کہا صدقت
پہر اوسنے پوچہا آپکا وصی کون ہے کیونکہ کوئی پیغمبر بلا وصی نہین گذرا حضرت موسی کے
وصی یوشع بن نون تہے حضرت نے فرمایا ہمارے وصی علی ابن ابی طالب ہین
اور اونکے بعد ہمارے دونوں سبط حسن و حسین پہر نو امام جو صلب حسین سے ہونگے
یہودی نے کہا آپ اونکا نام لیجیے حضرت نے فرمایا حسین کے بعد اونکا فرزند
علی ابن الحسین ہوگا اونکے بعد محمد باقر جعفر (صادق) اونکے بعد موسی کاظم اونکے بعد علی رضا
اونکے بعد محمد (تقی) اونکے بعد علی (نقی) اونکے بعد حسن (عسکری) اونکے بعد اونکے

بیٹے محمد مہدی پس یہ بارہ ہین یہودی نے کہا کیفیت وفات علی و حسن و حسین
فرمائی حضرت نے فرمایا علیؑ اوس ضربت سے شہید ہونگے جو اونکے سپر پڑیگی اور
حسنؑ زہر سے اور حسینؑ ذبح کئے جاینگے یہودی نے کہا اونکا مکان کہان ہوگا
حضرت نے فرمایا جنت مین ہمارے درجہ مین اسپر وہ یہودی اسلام لایا اور
کہا مین گواہی دیتا ہون کہ یہ سب اوصیا آپکے ہین بعد آپکے اور ہمنے کتب انبیا
مین اور عہد نامہ حضرت موسیٰ مین پڑہا ہے کہ آخر زمانہ مین ایک نبی ہوگا جو احمد
کہلائیگا اور محمد اور وہ خاتم الانبیا ہے کہ اونکے بعد کوئی نبی نہ ہوگا او سکے بارہ
وصی ہونگے . پہلا تو وصی اونکا داماد اور ابن عم ہوگا اور دوسرا تیسرا دو بہائی
ہونگے اوسکی اولاد سے امت نبی پہلے (علی) کو تلوار سے قتل کریگی اور دوسرے
کو زہر سے اور تیسرا مع ایک جماعت کے اہلبیت سے تلوار سے حالت تشنگی
موضع غربت مین قتل کیا جائیگا مسافرت مین وہ مثل گوسفند کے قتل ہوگا اور صبر
کریگا . اسپر کہ اوسکے اور اوسکے اہلبیت کے درجات بلند ہون اور وہ اپنے محبین
کو آتش جہنم سے نکالے اور نو وصی جو ہونگے تو وہ اوس تیسرے سے . یہ بارہ ہونگے
بعدد اسباط حضرت نے فرمایا کیا تو اسباط کو جانتا ہے یہودی نے کہا ہان وہ بارہ
اول اونکا لوی بن برخیا ہے جو بنی اسرائیل سے غائب ہوا ایک مدت تک پہر لوٹ آیا
تو خدا نے اوسکے ذریعہ سے اپنی شریعت کو زندہ کیا بعد اندراس اور اوسنے قتال
کیا قرسطیا بادشاہ سے یہانتک کہ بادشاہ مارا گیا حضرت نے فرمایا جو کچھ بنی اسرائیل
مین ہوچکا ہے وہ ہماری امت مین بہی ضرور ہوگا مطابق نعل بالنعل و قذہ بہ قذہ
بارہوان ہمارے فرزند سے ایسا غائب ہوگا کہ نہ دیکہا جائیگا اور ہماری امت
پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ اسلام سے صرف نام رہجائیگا اور قرآن سے صرف رسم
اوسوقت خداوند عالم اذن دیگا ظہور کا پس خدا اوسکے ہاتہہ سے اسلام ظاہر کریگا
اور اوسکی تجدید کریگا طوبیٰ ہے اوسکو جو اوسسے محبت کرے اور اونکی متابعت کرے
اور ویل ہے جو اوسسے بغض رکہے اور مخالفت کرے اور طوبیٰ ہے اوسکو جو اونسے

اور اوسکی ہدایت سے تمسک کرے نقل نے سنکر یہ چند اشعار پڑہے اور مناقب
مین واثلہ بن اسقع بر فخا سے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ جندل بن
جنادہ بن جبیر یہودی خدمت رسول اللہ مین حاضر ہوا اور کہا یا محمد بتاؤ وہ کیا چیز ہے
جو خدا کے پاس نہین ہے اور وہ کیا چیز ہے جو خدا کے علم مین نہین ہے حضرت نے فرمایا
خدا کیلئے کوئی شریک نہین ہے اور خدا کے نزدیک ظلم بندونپر نہین ہے اور خدا تمہارے
اس قول کو نہین جانتا جو تم کہتے ہو کہ عزیر ابن اللہ ہے کیونکہ خدا اونکو اپنا فرزند نہین
جانتا بلکہ اونکو مخلوق اور بندہ اپنا جانتا ہے یہ سنکے وہ یہودی مسلمان ہوا اور کہا کہ ممنے
شب کو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو خواب مین دیکہا جو فرماتے تھے اے جندل تو
حضرت محمد خاتم الانبیا کے ہاتھ پر جاکر اسلام لا۔ اور اونکے اوصیا سے تمسک کر لو۔
بحمد اللہ مین اسلام لایا اب آپ اپنے اوصیا کے نام بتائین حضرت نے فرمایا میرے
بارہ وصی ہین جندل نے کہا توراۃ مین ایسا ہی ہمنے پایا ہے آپ اونکے نام بتائین
حضرت نے فرمایا سید الاوصیا ابو الائمہ علی ہین پہر اونکے فرزند دونون حسن وحسین
انکے ساتھ تمسک کر اور جاہلین کی باتین تجہے دہوکہ ندین اور جب علی ابن الحسین
زین العابدین پیدا ہونگے تو تیری وفات ہوگی اور آخری غذا تیری دودہ ہوگا جسے
تو پئے گا جندل نے کہا ہمنے توراۃ مین اور کتب انبیا مین ایلیا شبر وشبیر پایا ہے
یہی اونکے اسما ہین علی حسن حسین پہر حسین کے بعد کون امام ہوگا حضرت نے فرمایا
علی ابن الحسین زین العابدین پہر محمد باقر پہر جعفر صادق پہر موسیٰ کاظم پہر علی رضا
اونکے بعد محمد تقی اونکے بعد علی نقی اونکے بعد حسن عسکری اونکے بعد محمد جنکا لقب
مہدی وقائم وحجت ہے وہ غائب ہونگے پہر ظاہر ہونگے جب ظاہر ہونگے
تو زمین کو عدل وانصاف سے بہر دینگے جیسا کہ ظلم وجور سے بہری ہوگی پس طوبیٰ
ہے اون صابرین پر جو اونکی غیبت مین صبر کرین اور اونکی محبت مین قائم رہین یہی لوگ ہیں
ہین جنکا وصف کیا ہے خدا نے ہدی للمتقین الذین یومنون بالغیب پہر خدا فرماتا ہے
اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون جندل نے کہا کہ شکر خدا کا

اوسنے اس معرفت کی توفیق دی جب ولادت امام زین العابدین کا زمانہ آیا
تو وہ طائف گیا اور وہان جاکر بیمار ہوا اور ایک روز دودھ پیا تو کہا ہمکو
رسول اللہ خبر دیگئے ہین کہ آخری زاد ہمارا دودھ ہوگا۔ اوسکے بعد وہ مرگیا اور
طائف مین بمقام کوزارہ دفن ہوا۔ رسول اللہ بتصریح تمام فرماتے ہین محمد بن الحسن
عسکری امام مہدی غائب ہونگے اور اونکی غیبت طولانی ہوگی اور جب اسلام
ہر طرح مضمحل اور کمزور ہو جائیگا تب آپکا ظہور ہوگا اسی کتاب ینابیع المودۃ
صفحہ ۴۷۱ باب ۷۷ تحقیق حدیث اثنا عشر خلیفہ مین جمع الفوائد سے جابر بن سمرہ صحابی
بحوالہ بخاری ومسلم ترمذی ابو داود اور ابن مسعود سے اور ابن عباس سے اور
حضرت علی سے احادیث جمع کی ہین جس مین رسول اللہ کے بعد بارہ خلیفہ کی تحقیق
کی ہے کہ رسول اللہ نے بصراحت فرمایا عن جابر بن سمرۃ قال کنت مع
ابی عند النبی فسمعتہ یقول بعدی اثنا عشر خلیفۃ کلھم من بنی ھاشم
عن سماک بن حرب مثل ذلک عن علی کرم اللہ وجہہ قال قال رسول
اللہ لا تذھب الدنیا حتی یقوم بامتی من ولد الحسین یملاء الارض عدلا
کما ملئت ظلما وعن عبایۃ بن ربعی عن جابر قال قال رسول اللہ
انا سید النبیین وعلی سید الوصیین وان اوصیائی بعدی اثنا عشر اولھم
علی وآخرھم القائم المھدی عن سلیم بن القیس الھلالی عن سلمان
الفارسی قال دخلت علی النبی فاذا الحسین علی فخذیہ وھو یقبل خدیہ
ویلثم فاہ ویقول انت سید ابن سید اخو سید وانت امام ابن امام
واخو امام وانت حجۃ ابن حجۃ اخو حجۃ ابو حجج تسعۃ تاسعھم قائمھم
المھدی اخرجہ الحموینی وموفق بن احمد الخوارزمی عن ابن عباس قال
سمعت رسول اللہ یقول انا وعلی والحسن والحسین وتسعۃ من ولد الحسین
مطھرون معصومون لا یزال ھذا الدین قائما حتی یکون علیکم اثنا عشر
خلیفۃ یہ حدیث جابر بن سمرہ سے ہے کہ یہ دین ہمیشہ قائم رہیگا جبتک بلدہ

خلیفہ ہونگے سب قریش سے ہونگے۔ (بخاری مسلم ترمذی۔ ابو داؤد مین اس طرح
ہے سماک بن حرب سے بھی اسی طرح ہے۔ علی سے ہے کہ آنحضرت نے فرمایا دنیا
اوسوقت تک ختم نہوگی کہ ایک شخص قائم ہو اولاد حسینؑ سے جو بھردے زمین کو عدل سے
جیسا کہ بھر گئی ہوگی ظلم سے۔ عبایہ بن الربعی جابر سے روایت کرتے ہین کہ حضرت نے
فرمایا ہم سید النبیین ہین اور علی سید الوصیین اور اوصیا ہمارے بارہ ہین اول اونکے
علی ہین اور آخر اونکے قایم مہدی اور سلیم بن قیس ہلالی سے روایت ہی سلمان
فارسی سے کہ مین داخل خدمت رسولخدا ہوا تو دیکھا حسین آپکے دونون رانون
پر بیٹھے ہوئے ہین اور وہ حضرت بوسے لے رہے ہین اور منہ چوم رہے ہین
اور فرما رہے ہین تو سید ہے ابن سید ہے اور برادر سید ہے اور تو امام ابن
امام برادر امام ہے اور تو حجت ابن حجت اور برادر حجت ہے باپ نو حجتونکا کہ نو
اونکا قایم مہدی ہے اور حموینی نے روایت کی ہے ابن عباس سے کہ حضرت
فرماتے تھے کہ ہم اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور نو فرزند امام حسینؑ کے مطہر و معصوم
ہین عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ان خلفائی واوصیائی و
حجج اللہ علی الخلق بعدی اثنا عشر اولہم علی واخرهم المهدی فینزل
روح اللہ عیسی ابن مریم فیصلی خلف المهدی وتشرق الارض بنور ربہا
ویبلغ سلطانہ المشرق والمغرب صفحہ ۲۰۔ یعنی حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد
میرے اوصیا اور خلفا اور حجت خدا خلق پر بارہ ہین کہ اول اونکے علی ہین اور آخر
اونکے مہدی ہین پس حضرت عیسی روح اللہ نازل ہونگے اور نماز پڑھینگے
خلف مہدی اور زمین روشن ہوجائیگی اور سلطنت اونکی تمام مشرق اور مغرب
تک پہونچیگی۔ (دہم) صواعق محرقہ ص۱۲۴ مین ہے ابی القاسم محمد الحجة وعمرہ عند
وفات ابیہ خمس سنین لکن اتاہ اللہ فیہا الحکمة ویسمی القاسم المنتظر قبل
لانہ ستر بالمدینہ وغاب فلم یعرف این ذهب مطلب یعنی ابی القاسم محمد
حجت کی عمر اونکے پدر عالیمقدار کے وقت وفات پانچ برس تھی مگر خدا نے اونکو

زمانہ عمر مین اونکو حکمت عطا کی تھی اور قایم و منتظر کہے جاتے ہین کہا گیا ہے وہ مدینہ
مین پوشیدہ ہوئے اور غائب ہوئے اور پھر نہ معلوم ہوا کہان گئے ۔ ابن حجر بھی
بقائے امام کے قائل تھے ۔ (۵) کشاف اصطلاحات الفنون جلد دویم صفحہ ۱۱۶۹
مین ہے و طائفہ افراد را تعداد نیست بسیار اند و از چشم مردم ظاہر مستور اند
مگر آنکہ قطب الاقطاب و بعض اقطاب ایشانرا دانند و بینند پھر لکھتے ہین و عیسی
والمہدی خارجان عنہم بل مکتومان من المقربین کہ حضرت عیسی اور
مہدی علیہم السلام اقطاب سے خارج ہین بلکہ وہ دونون مکتوم ہین مقربین سے
علامہ عبد الوہاب شعرانی اپنی کتاب الیواقیت و الجواہر فی عقاید الاکابر صفحہ ۲۹۹
مین لکھتے ہین خروج المہدی وھو من اولاد الامام حسن العسکری و
مولدہ علیہ السلام لیلۃ النصف من شعبان سنۃ خمس وخمسین ومایتین
وھو باق الی ان یجتمع عیسی ابن مریم علیہ السلام فیکون الی وقتنا ھذا
وھو سنۃ ثمان وخمسین وتسعمائۃ سبعمائۃ سنۃ وست وسنین ھکذا
اخبرنی الشیخ حسن العراقی یعنی خروج امام مہدی کی بابت لکھتے ہین وہ اولاد
امام حسن عسکری سے ہین جنکی ولادت ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ کو ہوئی اور وہ باقی ہین
یہانتک کہ جمع ہون عیسی ابن مریم کے ساتھ پس اوسوقت تک کہ ۹۵۸ھ ہے
حضرت مہدی کا سن ۷۰۶ سال ہے اسی طرح خبر دی ہے مجھے شیخ حسن عراقی نے
یہ خبر اونکی خود حضرت مہدی سے ہے جن سے اونکی ملاقات ہوئی اور موافقت کی
اسکی سید علی خواص نے (المجابہ عن الامام المہدی حین اجتمع بہ ووافقہ
علی ذلک شیخنا سیدی علی الخواص) تاریخ خمیس جلد ۲ صفحہ ۳۲۱ مطبوعہ مصر مین بھی
محمد بن الحسن العسکری کا وجود تسلیم کیا گیا ہے تاریخ اخبار الدول آثار الاول مصنفہ
عالم فاضل ابی العباس احمد بن یوسف بن احمد دمشقی مشہور بہ قرمانی مطبوعہ بغداد ۱۲۸۲ھ
صفحہ ۱۱۷ مین ظہور محمد بن العسکری کا طاق سنہ مین درمیان رکن و مقام لکھا ہے اور
پانچ برس کے سن مین علم و حکمت کا حاصل ہونا مثل حضرت یحیی علیہ السلام سے تاریخ تذکرہ

سبط ابن جوزی میں یہ عبارت موجود ہے ھو محمد بن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب علیہ السلام وکنیتہ ابوعبد اللہ وابو القاسم وھو الخلف الحجۃ صاحب الزمان القائم والمنتظر الباقی وھو اٰخر الائمۃ

روضۃ الاحباب صحفہ ۱ میں حضرت علی سے لیکر حضرت محمد بن العسکری تک بارہ امام نام بنام لکھے ہیں۔ اور حضرت محمد بن العسکری کی غیبت اور فائدہ ایام غیبت لکھا ہے۔

مدارج النبوت میں بھی وجود تسلیم کیا گیا ہے اور انھیں شیخ عبد الحق صاحب دہلوی نے رسالہ مناقب میں بھی شرح وسط سے پیدائش حضرت کی تحریر کی ہے۔

ملا جامی نے شواہد النبوت میں اور ملک العلماء شہاب الدین دولت آبادی نے ہدایت السعدا میں پیدائش محمد بن العسکری کو تسلیم کر کے۔ امام حسین کے نو فرزند بہ سلسلہ وار لکھتے ہیں فقرہ متعلقہ یہ ہے "ہشتم امام حسن عسکری ابنہ نہم حجۃ اللہ القائم امام مہدی ابنہ وہو غائب عمر طویل است"

فضل بن روزبہان نے ابطال الباطل میں لکھا ہے "و سلام علی سیدنا العسکری (اوکما بعد) سلام علی القائم المنتظر ابی القاسم العزم نور الھدےٰ سطلع کالشمس فی غاسق ینجیہ بجبہ من سیف المنتضی تری یملاء الارض من عدلہ کما ملئت جوراً ھل لھوی و سلام علیہ واٰبائہ وانصارہ ما تدور السماء"

یعنی سلام ہو امام عسکری پر۔ سلام ہو امام قائم المنتظر ابی القاسم مہدی پر جو اسطرح طلوع کرینگے کہ آفتاب نکلتا ہے ظلمت سے بھر دینگے وہ حضرت زمین کو عدل سے جس طرح سے اہل ہوا کے ظلم وجور سے بھر دی گئی ہے سلام ہو انپر اور اونکے آباؤ اجداد اور انصار پر جب تک دورہ کرتا ہے آسمان۔

ملا علی قاری شرح مشکوۃ بشرح حدیث اثنا عشر خلیفہ لکھتے ہیں قلت وقد حمل الشیعۃ الاثنا عشریہ علی انھم من اھلبیت النبوۃ متوالیۃ اعم من ان یکون خلافتھم حقیقۃ او استحقاقا فاولھم علی فالحسن فالحسین فزین العابدین +

فمحمد الباقر فجعفر ن الصادق فموسى الكاظم فعلى ن الرضا فمحمد التقى فعلى ن
النقى فحسن العسكرى فمحمد ن المهدى رضوان الله عليهم اجمعين على ماذكرهم
زبدة الاوليا خواجه محمد پارسا فى كتابه فصل الخطاب وتبعهم مولانا نور
الدين عبد الرحمن الجامى فى اواخر شواهد النبوة وذكر فضائلهم و
مناقبهم وكراماتهم ومقاماتهم جملة وفيه رد على الروافض حيث
يظنون باهل السنة انهم يبغضون اهل البيت باعتقادهم الفاسدون
وهمهم الكاسد یعنی کہتے ہین کہ اس حدیث اثناعشر خلیفہ سے شیعون نے مراد لیئے
آئمہ اثناعشر کو جو متوالی ہوے یکے بعد دیگرے اہلبیت نبوۃ سے خواہ اون کو
خلافت حاصل ہوئی ہو یا باستحقاق وہ خلیفہ تھے جن مین سے پہلے حضرت
علی ہین پھر امام حسن پھر امام حسین پھر زین العابدین پھر محمد باقر پھر جعفر صادق پھر موسی کاظم
پھر علی بن موسی الرضا پھر محمد تقی پھر علی نقی پھر حسن عسکری پھر محمد مہدی رضوان خدا ہو۔
اون سب پر بنا براسکے ذکر کیا ہے اونکا زبدۃ الاولیا خواجہ محمد پارسا نے اور
اونکی متابعت کی ہے مولانا عبدالرحمان جامی نے اواخر شواہد النبوۃ مین اور
دونون نے اون حضرات کے فضائل ومناقب اور کرامات ومقامات کو اجمال
لکھا ہے اس مین رد ہے روافض پر جو اہلسنت کے ساتھ گمان کرتے ہین۔
کہ وہ لوگ بغض رکھتے ہین اہلبیت سے حالانکہ یہ گمان اونکا فاسد اور وہم کاسد ہے
ملا علی قاری صاحب اسکو شیعونکی رد مین پیش کرتے ہین جو اہلسنت کی نسبت وہ
دعوی کرتے ہین کہ یہ دشمنان اہلبیت مین سے ہین۔

شاہ ولی اللہ صاحب رسالہ فائدہ من حدیث سید الاوائل والآخرین مین کہتے ہین
حدیث محمد بن الحسن الذی یعتقد الشیعۃ انہ المہدی عن ابائہ الکرام
وجدت ن سلسلۃ الشیخ محمد بن عقلۃ المکی عن الحسن العجمی اخبرنا ابو طاہر اقوی
اہل عصرہ اسنادا اجازۃ لجمیع ما یصح لہ روایتہ قال اخبرنا فرید عصرہ
الشیخ حسن بن علی العجمی اخبرنا حافظ عصرہ جمال الدین البابلی اخبرنا

مسند وقته محمد الحجازی الواعظ اخبرنا صوفی زمانه الشیخ عبد الوهاب
الشعراوی انا مجتهد عصره الجلال السیوطی انا حافظ عصره ابو نعیم رضوان
العقبی انا مقری زمانه الشمس محمد بن الجزری انا جمال الدین محمد بن محمد
الجمال زاهد عصره انا الامام محمد بن مسعود محدث بلاد فارس فی زمانه
انا شیخنا عالم وقته اسمعیل بن مظفر الشیرازی انا عبد السلام بن ابی
الربیع الحنفی محدث زمانه وانا ابو بکر عبد الله بن شابور القلانسی
شیخ عصره انا عبد العزیز ثنا محمد الادمی امام اوانه اخبرنا سلیمان
بن ابراهیم بن محمد بن سلیمان نادرة دهره حدثنا احمد بن محمد بن هاشم
البلاذری حافظ زمانه حدثنا محمد بن الحسن بن علی المحجوب امام عصره
حدثنا الحسن بن علی عن ابیه عن جده عن ابی جده حدثنا ابی علی بن
موسیٰ الکاظم حدثنا ابی جعفر الصادق بن محمد حدثنا ابی محمد الباقر بن علی
حدثنا حدثنا ابی علی بن الحسین زین العابدین السجاد حدثنا ابی الحسین
سیّد الشهداء حدثنا ابی علی بن ابیطالب سید الاولیاء قال اخبرنا سیّد
الانبیاء محمد بن عبد الله صلی الله علیه وسلم قال اخبرنی جبرئیل سیّد
الملئکة قال قال الله تعالیٰ سیّد السادات انی انا الله لا اله الا انا من
یقرلی بالتوحید دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی قال الشمس
بن الجزری کذا وقع هذا الحدیث من المسلسلات السعیدة والعهدة علی البلاذری

انتهی اس حدیث کو شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنے اساتذہ کے سلسلہ سے
بواسطہ جناب صاحب الامر علیہ السلام روایت کیا ہے (ترجمہ حدیث)۔
بیان کیا محمد بن حسن نے اپنے بزرگون سے جو کہ اعتقاد رکھتا تہا شیعہ کا تحقیق کہ وہ
مہدی ہے پایا مین نے سلسلۂ ہے محمد بن عقلہ المکی مین حسن عجمی سے اونے کہا کہ بیان
کیا (خبر دیا) ہمسے ابو طاہر نے جو کہ اپنے زمانہ کا بہت بڑا شخص تہا اور اوسکے پاس تمام
علما و فضلا کہ ایسی سندین تہین کہ جسکے سبب سے اوسکے تمام روایات کا صحیح ہونا سمجہا

جا سکتا ہے۔ اوسی نے کہا کہ ہمکو خبر دی یکتائے زمانہ شیخ حسن بن علی عجمی نے اور اوسکو
معلوم ہوا حافظ زمانہ جمال الدین المبائی سے اور جمال الدین کو معلوم ہوا معتبر وقت محمد
الحجازی الواعظ سے۔ اسکو معلوم ہوا صوفی زمانہ شیخ عبد الوہاب الشعرادی سے۔ اور اسکو
معلوم ہوا مجتہد زمانہ جلال السیوطی سے اور اسکو معلوم ہوا حافظ زمانہ ابو نعیم رضوان العقبی سے
اسکو معلوم قاری زمانہ شمس محمد بن الجزری سے۔ اوسکو معلوم ہوا جمال الدین محمد بن محمد الجمال
زاہد زمانہ سے۔ اسکو معلوم ہوا محمد بن مسعود سے جو کہ اپنے زمانہ میں شہر فارس کا محدث تہا
اوسکو معلوم ہوا بہت بڑے عالم وقت اسمعیل بن مظفر الشیرازی سے۔ اسکو معلوم ہوا
عبد السلام بن ابی الربیع الحنفی سے جو کہ اپنے زمانہ کا محدث تہا اسکو معلوم ہوا بزرگ
ابوبکر عبد اللہ بن محمد شاپور القلانسی سے اسکو معلوم ہوا عبد العزیز سے۔ اسکو معلوم ہوا
محمد الاومی امام وقت سے۔ اسکو معلوم ہوا سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان یکتائے
زمانہ سے۔ اسکو معلوم ہوا حافظ زمانہ احمد بن محمد بن ہاشم البلاذری سے اوسکو معلوم ہوا
امام زمانہ محمد بن الحسن بن علی المجوب سے اسکو معلوم ہوا حسن بن علی سے۔ اور اسکو اپنے
باپ سے اور اسکو اپنے دادا سے۔ پہر اوسکو اپنے دادا سے۔ اوسنے کہا کہ فرمایا مجھسے
ابی علی بن موسی الرضا ع نے۔ اور اون سے اون کے والد بزرگوار موسی کاظم ع نے
اور اون سے اون کے والد نامدار جعفر صادق ع نے۔ اور اون سے اون کے
والد عالیمقدار محمد باقر بن علی ع نے اور اون سے اون کے والد عالیمقدار علی بن الحسین
حضرت زین العابدین سید السجاد ع نے اون سے اون کے والد بزرگوار جناب حسین
بن علی سید الشہدا ع نے اور اون سے اون کے پدر عالیمقدار جناب علی بن ابیطالب
سید الاولیا نے اون سے فرمایا کہ مجھسے سید الانبیا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا حضرت ختمی مرتبت نے فرمایا کہ مجھسے بیان کیا حضرت جبرئیل سید الملائکہ نے حضرت
جبرئیل ع نے عرض کیا کہ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک سوائے میرے کوئی معبود
اور لائق پرستش نہین ہے۔ پس جو شخص مجھسے قربت حاصل کریگا وہ یقینا میری
حفاظت مین ہوجائیگا اور جو میرے حفاظت مین ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہیگا۔

شمس الدین جزری نے کہا کہ اسی عنوان سے یہ حدیث شریف سلسلہ بسلسلہ نہایت عمدہ
اور معتبر طریقہ سے عہد بلاذری میں آکر ختم ہوئی۔

(۷) امام فخر الدین اپنی کتاب مطالب عالیہ میں لکھتے ہیں و لاشک ان اشرف صنا ف
الانسان واقربهم الی الکمال سکان وسط المعموره وهم سکان الموضع
المسمی بایران شهر ثم ان هذا الصنف من الناس مختلفون ایضا فی الکمال
والنقصان ولا شک انه یحصل فیهم شخص واحد هو افضلهم و اکملهم
فعلی هذا قد ثبت انه لابد وان یحصل فی کل دور شخص واحد هو افضلهم و
اکملهم فی القوة النظریة والعلمیة ثم ان الصوفیه یسمونه بقطب العالم ولقد
صدقوا فیه فانه لما کان اجزاء الاشرف من سکان هذا العالم الاسفل
هو الانسان الذی حصلت له القوة النظریة التی بها تستفید الانوار
القدسیة من عالم الملائکه وحصلت له القوة العلمیة التی بها یقدر
علی تدبیر هذا العالم الجسمانی علی الطریق الاصلح والسبیل الاکمل ثم
ان ذلک الانسان الواحد هو اکمل الاشخاص الموجودین فی
ذلک الدور کان المقصود الاصلی من کل هذا العالم العنصری وجود
ذلک الشخص ولا شک ان المقصود بالذات هو الکامل واما الناقص
فانه یکون مقصودا بالعرض فثبت ان ذلک الشخص هو القطب
لهذا العالم العنصری وما سواه فکان تبع وجماعة الشیعه الامامیه
یسمونه بالامام المقصود وقد یسمونه بصاحب الزمان ویقولون انه غائب
ولقد صدقوا فی الوصفین ایضا لانه لما کان خالیا عن النقائص الذی
هی حاصله فی غیره کان معصوما من تلک النقائص وهو ایضا
صاحب الزمان لانا قلنا ان ذلک الشخص هو المقصود بالذات فی ذلک
الزمان وما سواه فکالاتباع له وهو ایضا عن غائب عن الخلق لا
یعلمون ان ذلک انه ذلک الشخص هو افضل هذ الدور واکملهم
۲۳۶

یعنی ہر دور میں ایک ایسا شخص ہوتا ہے جو اپنے زمانہ کا افضل الناس ہوتا ہے صوفیہ اسی کو قطب کہتے ہیں اور سچ کہتے ہیں جب اس عالم جسمانی کا بہترین حصہ انسان ہے جو قوت نظریہ سے عالم ملکوت سے استفادہ کرتا ہے اور قوت عملیہ کی وجہ سے دنیا کا عمدہ انتظام کرسکتا ہے تو عالم کا مقصود اصلی اور اصل یہی انسان ہے اور جب یہ شخص اور تمام انسانون سے بھی بڑھکر ہے تو گویا اس تمام عالم عنصری کا حاصل یہی شخص ہے اس بنا پر اس شخص کو عالم کا قطب کہنا بالکل صحیح ہے شیعہ اسی کو امام معصوم صاحب الزمان اور غائب عن الاعیان کہتے ہیں اور یہ کہنا انکا بجا ہے کیونکہ جب وہ نقائص سے خالی ہے تو معصوم ہے اور جب اپنے دور کا مقصد اصلی ہی تو صاحب الزمان ہے اور چونکہ عام لوگ اسکے کمال سے واقف نہین اسلئے وہ غائب عن الاعیان ہے اسی قیاس پر ایک شخص ایسا ہونا چاہئے جو افضلون سے بھی افضل ہو پس امام فخرالدین رازی شیعون کے اعتقاد کی تصحیح کرتے ہین۔

(۵) خود حدیث ثقلین بتاتی ہے کہ ایک ایسے شخص کا وجود ضروری ہے جو اہلبیت عترت طاہرہ سے قابل تمسک ہو ہر زمانہ مین قیامت تک اور اہل ارض کیلئے امان قرار پاے پس جبکہ اہلبیت کا وجود نہ رہیگا تو اہل ارض بھی ہلاک و فاسد ہو جائینگے سوم ندعوا کل اناس بامامھم ہر شخص اپنے امام کے ساتھ بلایا جائیگا لہذا امام ہدی کا ہونا ہر زمانہ مین لازمی ہوا اور جب خبر مخبر صادق امام آخر الزمان موجود ہین۔ وہ بھی ظاہر نہین ہوئے (۶) طول عمری بھی انکی باعث اعتراض نہین خود جناب مرزا غلام احمد صاحب اقرار کرتے ہین کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق مین پیشین گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور مین آئیگا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا مین تشریف لائینگے تو انکے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار مین پھیل جائیگا براہین حدیثون میں جو مہدی ... حضرت محمد بن العسکری کی طول عمری کیون باعث اعتراض ہوئی

(۷) غیبت طولانی انهم یرونه بعیدا ونراه قریبا یعنی وہ لوگ اسکو بعید جانتے
ہین اور ہم اسکو قریب جانتے ہین کے مصداق ہے ازالۃ الخفا حصہ دوم صفحہ ۱۶۰ جب سعد
بن ابی وقاص کو حضرت عمر نے نہاوند پر بھیجا ہے اور انھون سے نضیلہ بن معاویہ انصاری
کو حلوان بھیجا ہے تو نضیلہ نے پہاڑ سے آواز جواب اذان سنی فلما فرغ من اذانه
قاموا فقالوا من انت یرحمك الله أملك انت أم من الجن او طائف من
عباد الله قد اسمعتنا صوتك فارنا صورتك فانا الوفد وفد رسول الله
ووفد عمر بن الخطاب قال فانفلق الجبل عن هامة كالرحا ابيض الراس واللحية عليه
طمران من صوف قال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فقالوا وعليك السلام
ورحمة الله وبركاته من انت یرحمك الله قال ذریب بن برثملا وصی
العبد الصالح عیسی بن مریم اسكنني هذا الجبل ودعا لي بطول البقاء الى حين
نزوله من السماء الخ یعنی جب اذان سے یہ لوگ نازغ ہو چکے تو کہا تم کون ہو
خدا تمپر رحم کرے جہان آواز سنائی ہے وہان صورت بھی دکھاو کہ یہ لشکر و فد رسول
اللہ ہے اور وفد عمر راوی کہتا ہے کہ پہاڑ پھٹ گیا اور ایک شخص کا سر نمایان ہوا
جو چکی کے پاٹ سا تھا سفید سر اور ریش کہا السلام علیکم یہان سے بھی جواب دیا گیا اور
پوچھا گیا کہ تم کون ہو خدا تمپر رحمت نازل کرے کہا مین ذریب بن برثملا ہون وصی حضرت
عیسی بن مریم ہمکو اس پہاڑ مین ٹھہرنیکا حکم دیا گیا ہے اور دعا کیگئی ہے طول عمر کی اوس وقت
تک کہ وہ حضرت آسمان سے نازل ہون آخری فقرہ یہ ہے ثم غاب عنهم فلم یروه
یعنی اس کلام کے بعد وہ شخص غائب ہوگیا کہ پھر لوگون نے نہ دیکھا بس وصی عیسی کو نضیلہ
صحابی نے دیکھا اور بات چیت کی یہ غیبت دو ہزار برس کی ہوئی پھر امام محمد بن الحسن ع
العسکری کی بقا وحیات مین کیا شک ہے اسکے بعد بھی اگر حدیث رسول اور قول رسول
اور خدا کی قدرت مین کسی کو شک ہو تو مجبوری ہے (۸) ازالۃ الخفا مقصد اول صفحہ
مین ہے شارع علیہ السلام نص فرمودہ است بانکہ امام مہدی در دامان قیامت موجود
خواہد شد و وی عند اللہ و عند الرسول امام برحق است و پر خواہد کرد زمین را بعدل وانصاف

چنانکہ پیش از وے پر شدہ باشد بجور و ظلم پس باین کلمہ افادہ فرمودہ اند استخلاف امام مہدی را و واجب شد اتباع وے در انچہ تعلق بخلیفہ دارد چون وقت خلافت او آید لیکن اینمعنی بالفعل نیست مگر نزدیک ظہور مہدی و بیعت با دمیان رکن و مقام۔

(۹) ینابیع المودۃ صفحہ ۴۹۳ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی من ولدی تکون لہ غیبۃ اذا ظہر یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یعنی آنحضرت نے فرمایا مہدی ہماری اولاد سے ہوگا اوسکے لئے غیبت ضروری ہے جب ظاہر ہوگا تو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیگا جیسا کہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

(۱۰) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علیا وصیی ومن ولدہ القائم المنتظر المہدی الذی یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا والذی بعثنی بالحق بشیرا ونذیرا ان الثابتین علی القول بامامتہ فی زمان غیبتہ لاعز من الکبریت الاحمر فقام الیہ جابر بن عبد اللہ فقال یا رسول اللہ وللقائم من ولدک غیبۃ قال ای وربی یمحص اللہ الذین آمنوا ویمحق الکافرین ثم قال یا جابر ان ھذا الامر من امر اللہ وسر من سر اللہ فایاکم والشک فان الشک فی امر اللہ عز وجل کفر حضرت نے فرمایا کہ علی ہمارے وصی ہیں اور ان کی اولاد سے قایم منتظر مہدی ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دینگے جیسا کہ ظلم و جور سے بھری ہوگی قسم اوسکی جسنے ہمکو بشیر و نذیر بنایا کہ جو لوگ زمانہ غیبت میں اون کی امامت پر قایم ہونگے وہ گوگرد احمر سے بھی زیادہ عزیز ہونگے جابر بن عبد اللہ انصاری نے کھڑے ہوکر عرض کیا یا حضرت آپکے ولد کو غیبت ہوگی۔ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی ضرور خالص کریگا حق تعالے مومنین کو اور مضمحل کریگا کافرین کو اے جابر میرا ایک امر ہے امر خدا سے اور راز ہے رازہائے خدا سے ایمین شک نہ کرو کہ شک کرنا امر خدا میں کفر ہے صفحہ ۴۹۴

(۱۱) اسی کتاب میں حضرت حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا۔

وائے ہو اس امت پر کیسے ملوک جبابرہ ان میں ہون گے جو مسلمانون کو قتل کرین گے اور گھر سے نکالین گے مگر اون لوگون کو جو اونکی اطاعت کا اظہار کرین مومن متقی زبان سے اون سے بات چیت کریگا اور تقیہ اون سے قرار کریگا جب خدا چاہیگا کہ اپنے اسلام کو عزت کے ساتھ لوٹا لائے تو ہر جبار سرکش کو توڑ دیگا۔ اور وہ قادر ہے جس امر پر کہ چاہتا ہے اور اصلاح کریگا امت کی بعد فساد اے حذیفہ اگر دنیا سے ایک روز بھی باقی رہیگا تو خدا اوسکو اسقدر طول دیگا کہ ہمارے اہلبیت سے ایک شخص مالک روئے زمین ہوگا اور اسلام کو ظاہر کریگا۔ اور خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہین کرتا الفاظ حضرت کے یہ ہین۔

یا حذیفہ لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول اللہ ذلک الیوم حتی یملک رجل من اھلبیتی یظھر الاسلام و اللہ لا یخلف وعدہ وھو علی امرہ قدیر ص۳۷ ان روایات سے معلوم ہوا کہ حضرت کی غیبت بمصلحت خدا ہے جس پر ایمان لانا ہر مومن کا کام ہے۔

(۱۲) ینابیع المودۃ شیخ سلیمان بلخی قندوزی نے باب ۸۳ اسی بیان مین لکھا ہے کہ حضرت محمد بن العسکری سے زمانہ غیبت مین کس کس سے ملاقات ہوئی ص۴۶۸ ابی عبیداللہ بن صالح نے حجر اسود کے پاس دیکھا ابوسعید (جنکا ہندی نام غانم تھا) سے ملاقات ہوئی۔ محمد بن شاذان کابلی سے ملاقات ہوئی۔ محمد بن عثمان عمری نے خانہ کعبہ کے پاس دیکھا ظریف ابو نصر کو شرف حضوری ہوا عبداللہ سوری نے بستان بنی ہاشم کے پاس دیکھا۔ علی بن احمد کوفی ازدی نے بحالت طواف دیکھا۔ راشد ہمدانی نے راستہ مین واپسی حج سے دیکھا ابونعیم انصاری نے دیکھا۔

(۱۳) الیواقیت والجواہر ص۱۴۵ مین ہے ویقول مولف ھذا الکتاب ای الشیخ عبدالوھاب الشعرانی قدس سرہ قال فی کتاب الانوار القدسیۃ ان بعض مشائخنا قال نحن بایعنا المھدی بدمشق الشام یعنی مولف

کہتا ہے کہ شیخ عبدالوہاب شعرانی نے کتاب انوار قدسیہ میں لکھا ہے کہ ہمارے
بعض مشایخ کا بیان ہے کہ ہمنے امام مہدی کی بیعت کی ہے دمشق شام میں
وقال لی الشیخ عبداللطیف الحلبی سنۃ الف ومائتین وثلاثۃ و
سبعین ان ابی الشیخ ابراهیم رحمہ اللہ قال سمعت بعض مشائخ مصر
نحن بایعنا الامام المهدی ص ۳۹۲

شیخ عبداللطیف حلبی کا بیان ہے ۱۲۷۳ھ ہجری میں کہ میرے باپ شیخ ابراہیم
کہا کہ ہمنے مشایخ مصر سے سنا کہ وہ کہتے تھے ہمنے امام مہدی کی بیعت کی ہے
دور کیوں جائی ملک افغانستان میں کالا کافر کی مثال موجود ہے جس کی عمر کی
بابتہ وہاں سے آنیوالے لوگ ہر شخص سے کسقدر طویل بیان کرتے ہیں پس امام
مہدی علیہ السلام کی حیات میں ہرگز شک نہیں رہ سکتا۔

(۱) اگر کوئی اہلسنت والجماعت احمدی آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ نبویہ مرفوعہ
سے قطعی طور پر یہ ثابت کردے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مہدی
موعود تھے اور محمد بن العسکری فوت ہو گئے تو مبلغ چھ روپیہ حق المحنت ادا کرونگا

(۲) اگر کوئی سنی صاحب یہ ثابت کر دیں کہ یہ حدیث رسول اللہ صلعم کہ میرے بعد بارہ
خلیفہ ہونگے اور کل قریش سے ہونگے تو ایسے صاحب کو مبلغ چھ روپیہ حق
المحنت ادا کرونگا۔ (ب) اگر حدیث مذکور صحیح ہے تو بعد نبی کریم اپنے بارہ خلفاء
حضرت ابوبکر صاحب سے شروع کرکے بارہ کی تعداد حضرت مرزا غلام احمد صاحب تک
بسلسلہ آئمہ ہدی ثابت کرنے والے سنی صاحب کو مبلغ چھ روپیہ حق المحنت ادا کرونگا

سید موسی رضا مختار وسکرٹری انجمن معین المومنین اٹاوہ

قطعہ تاریخ تالیف وطبع مطلع الانوار۔ از مولوی سید محمد میر حسن صاحب المتخلص بہ
اشہر بہ مولوی گورنمنٹ ہائی اسکول اٹاوہ متوطن بہیرہ سادات ضلع فتحپور ہنسوہ

بسکہ نور بصر کوران است — نسخۂ موسی رضا مختار
سرمہ بہر کشد بچشم ورا — شود ہش دیدہ منبع الابصار

قلب هرکور دل بدیدارش — می توان گشت مطلع الانوار
شپرک چشم آر ورا بیند — نگرد مثل لیل هم به نهار
بر سر هورکور مادر زاد — بفگند از سیه دلی چو غبار
لاجرم باز آید آن بسرش — بخشش تن شود چو قلبش تار
هر خلیفه بود من امر الناس — پُر ازین اعتقاد هست اسفار
چون خلافت بود من الاجماع — نزد دلدادگان هرسه یار
پس ثبوت خلافت خلفاء — از کلام خدا است بس دشوار
گر خلافت بُدے من القرآن — شوری قایم نمی شدے زنهار
بت پرستان اگر خلافت را — یافتند سے ز مصحف ستار
همچو جهال و عاصیان عرب — می شدے ادعاش از کفار
چون سقیفه بدست نا اهلان — گشتتے بیع و شراش در بازار
چون سطاعان بغیر نسبت رجس — کے بود یا آئمه اطهار
زانکه کرده است اطیب اطهر — هر یکے را چو جدّ شان طهّار
طاهر اند آن همه زرو زا ذل — از نصوص مبرهن و اخبار
شیعیان را جدا مکن ز دشان — ربنا تا ابد چو اهل النار
تا کنون گرچه خاسته است ازان — هرزه جاوی زمرهٔ اشرار
باز ازینگونه ثراژ خالی هاش — هرچه یابی چه خیزد آخرکار
حجج حق راستان کج فهم — نشنیده است و نشنود زنهار
بگذر از مخالف کل — سال تالیف و طبع نسخه بجگار
این هدایت همانکه گوشم خورد — گفته ترک کلام را یکبار
سال ختمش بگفتم از اشهر — طور کور است مطلع الانوار

۱۳۴۰

تمت بالخیر

فہرست کتب جو دفتر اصلاح میں موجود ہیں

حد السارق حصہ چہارم جس مین اون روایتون کی تحقیقات کیگئی ہے جنھین اڈیٹر النجم نے شیعہ وانیون کی ثبوت تحریف قرآن مین پیش کیا تہا اسپر اہلسنت کو پانچسو روپیہ دینیکا انعام مقرر ہے اگر کوئی شخص معقول جواب دے قیمت ۸؍

تقدیس القرآن حصہ دوم وسوم جسمین آریونکا جواب مدلل محققانہ مہذبانہ طور پر دیا گیا ہے جسکی تہذیب ومتانت کا فریق مخالف کو بہی اقرار ہے قیمت ہر دو حصہ ۱۲؍

کشف الظلمات حصہ اول ودوم وسوم جسمین آیات بینات حصہ فدک کا جواب دیا گیا ہی یہ کتاب چند حصون پر منقسم ہے قیمت ہر چہار حصہ ۱؎

کنز مکتوم حل فی عقد ام کلثوم و رفع الوثوق عن نکاح الفاروق جس مین صرف اس کی تحقیقات ہے کہ نسبت عقد ام کلثوم بالکل غلط اور بے بنیاد ہے قیمت ۸؍

مناظرۂ امجدیہ حصہ دوم جس مین معویہ کے وہ حالات درج ہین کہ آجتک کسی کتاب میں نہین جمع ہوئے آیات قرآنی احادیث رسول اللہ احادیث آئمہ اطہار اقوال حضرت عائشہ ودیگر صحابہ وتابعین ومجتہدین سے لعنت کا جواز بلکہ ضرورت اس صراحت سے ثابت کیا گیا ہے کہ پہر کسیکو اس مین شک نہ ہے جس کی سند صفحہ وکتاب مع مطبع درج ہے

رسالہ وضو ۸؍ **الجمرہ** (کلوخ) ۴؍

ارسال الیدین (۸؍)

عقل وتہذیب اہلحدیث (۸؍)
صرف اس بحث مین ہے کہ جو طریقہ شیعون مین جاری ہے یہی اصل سنت رسول اللہ ہے اسکے خلاف جو کچھ ہے وہ ناجائز ہے

تصحیح تاریخ (۱۲؍)
جس مین وہ تاریخی نکات بیان کئے گئے ہین جس سے معلوم ہوا کہ تاریخی واقعات جو خلفا کے لکھے گئے ہین اوس مین کسدرجہ خلاف واقع بیان کیا گیا ہے۔

المشتہر

علی حیدر اڈیٹر اصلاح کجہوہ ضلع سارن